صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 فروری 2018ء بمطابق 26 جمادی الاوّل 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر اٹھائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُO عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَO خَلَقَ الۡاِنۡسَانَO عَلَّمَہُ الۡبَیَانَO اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍO وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِO وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَO اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِO وَ اَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَO وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَہَا لِلۡاَنَامِO فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کیلئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِیO وَیَسِّرْ لِیٓ أَمْرِیO وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّن لِّسَانِیO یَفْقَھُوا قَوْلِی۔ Before I start regular business زہ دوہ درې خبرې کول غواړمہ۔ نمبر ون یہ ہے کہ یہ اسمبلی ایک بہت ہی august body ہے And really اس میں Everybody has the right کہ وہ Agitate کرے، اپنا Point of view پیش کرے، بالکل Right ہے کوئی منع نہیں کرے گا لیکن Within the limits بالکل آپ وہ کریں تو ایک یہ پلیز، اس پہ افکاری صاحب بھی کچھ بولیں گے ایک منٹ کے بعد۔ پوائنٹ نمبر 2 یہ ہے کہ There are two Bills, I hope the Law and the Social Welfare people are here، ایک Domestic Violence Bill ہے اور دوسرا Disability Act ہے This, for the last three years, is being shuffled between the Law Department and the Social Welfare اور میں چاہتی ہوں کہ یہ بل Within thirty days دونوں تیار ہو کے آجائیں، Thirty days, sorry not thirty days, within ten days، اگر دس دن کے اندر نہیں آتے ہیں تو پھر دوسرے راستے ہمارے پاس ہیں، میں تو یہ بل دونوں ان شاء اللہ جانے سے پہلے I want to pass. It is not for PTI, it is not for any party, this for the public Domestic Violence and Disability Act پبلک کے ہیں اور تیسرا یہ ہے، With the permission of the House میں تھوڑا سا یہ بزنس چینج کرنا چاہتی ہوں، یہ جو ہے کچھ پوائنٹس ایک دو ہمارے وہ ہیں، Lapse ہو رہے ہیں تو میں وہاں سے شروع کر لوں گی ان شاء اللہ اور پھر آپ سب کو ان شاء اللہ میں ٹائم دوں گی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: پوائنٹ آف آرڈر، میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Please, I request you, I request you کہ پلیز پوائنٹ آف آرڈر، مجھے تھوڑا سا بزنس I will definitely -----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں بالکل I promise, I promise بسم اللہ، Let me just do these three things and then I will give you time, okay.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Honourable Senior Minister for Local Government, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2018. Item No 8, (a).

Senior Minister (Local Government): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2018, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced. Item No. 8 (b), honourable Minister for Higher Education, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2018.

Senior Minister (Local Government): Madam!

Madam Deputy Speaker: Yea!

سینیئر وزیر (بلدیات): Introduction ہے میں کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں آپ Introduce کریں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Senior Minister (Local Government): I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2018, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 09 and 10, honourable Senior Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2018 کو فوری طور پر ایوان میں زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017

may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been made, since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the is House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

جناب سردار حسین: میڈم! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، سوری، دیکبنې وئیل غواړئ تاسو؟ بابک صاحب! بابک صاحب! Do you want to say?

جناب سردار حسین: دا مائیک کہ زما لږ آن شو نو مهربانی به وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! په دې دغه کبنې-----

جناب سردار حسین: او ما دا وئیل چې منسټر صاحب لوکل گورنمنټ دا 2017 چې کوم ایکټ دے په دېکبنې که کوم امنډمنټ تاسو راوړو که لږ تاسو تشریح اوکړه، لږ وضاحت مو اوکړو او تاسو ته هم میډم! لږ ریکویسټ کوم چې کله لیجسلیشن کیږی، تاسو سپیډ چې دے هغه 120 باندې کانټه ولاړه وی، دا لږ داسې Sixty ته Forty ته راولئ دا کانټه نو دا به مونږ ته آسانه شی کنه، سپیډ لږ کم کړئ کنه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب، عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جو Consideration stage پہ ہے وہ Basically Kohistan Specific amendment ہے جو کچھ Consideration stage پہ اب بھی زیر غور ہے اور Passage کیلئے، ہم پیش کر رہے ہیں، وہ Kohistan specific amendment ہے۔ کوہستان میں Litigation کی وجہ سے لوکل

گورنمنٹ الیکشن نہیں ہو سکے، بعد میں ضلع بنادیا گیا تو کوہستان کے جو صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں، ان کا مطالبہ تھا کہ وہاں کے جو لوکل گورنمنٹ فنڈز ہیں وہ فنڈز خرچ نہیں ہو پارہے ہیں اور Elected Local Government exist نہیں کرتی ہے تو ہم نے اس کے لئے Specifically یہ امنڈمنٹ لے آئے ہیں کہ In the absence of elected local governments وہ جو فنڈز ہیں وہ وہاں کے AD اور ڈپٹی کمشنرز وہ ان کے اس سے خرچ ہوں گے اور اس کیلئے رولز اور فارمولا طے کیا جائے گا۔ ویسے Understanding یہ ہے کہ وہاں کے جو Elected MPAs ہیں، انہی کی Recommendations پہ خرچ ہوں گے لیکن وہ ہم لاء میں Consciously اسلئے نہیں لکھتے کہ چونکہ لوکل گورنمنٹ ہے اور اگر لاء میں ہم ایم پی ایز کا نام لکھیں گے اور کوئی کورٹ میں جا کے اس کو Strike down کرے، لیکن Understanding یہی ہے کہ انہیں کے Elected representatives کے تھرو یہ پیسے خرچ ہوں گے اور Execution agencies یہی TMA اور AD Local Government ہو گی، تو یہ امنڈمنٹ ہے۔

سید محمد علی شاہ: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی باچا صاحب، And then ستار صاحب۔ باچا، And then ستار۔ فرسٹ باچا، جی۔

سید محمد علی شاہ: پہ دیکښې چې کوم منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه چې The Local Council shall elect one of its member to be the officiating Nazim within ten days. نه زما خبره یره دیکښې زه یو For Interim period

سینئر وزیر (بلدیات): میں بتاتا ہوں یہ جب Consideration اور Passage stage آئے گا اگلے دو تین چار پانچ دنوں کے اندر آپ اس کے اندر امنڈمنٹ لے آئیں۔

جناب محمد علی: یہ میں کہہ رہا ہوں کہ یہ صرف For interim period till a new Nazim is elected Ji.

سینئر وزیر (بلدیات): یہ ایجنڈا آئٹم Introduce ہو چکا ہے، اب دوسرے والے پہ ڈسکشن ہو رہی ہے، اسلئے میں یہ کہہ رہا ہوں دوسرے والے پہ ہو رہی ہے، اس کیلئے آپ کو موقع ملے گا You have sufficient time and opportunity and space.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: .Bacha! Let me clear it, please. Bacha! Let me clear it وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو بالکل موقع ملے گا اینڈ جتنی بھی امنڈ منٹس آپ لینا چاہیں گے You can bring them later on وہ کہتے ہیں، ٹھیک ہے۔ جی ستار صاحب!

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر! آپ کی مہربانی، اس بل کے حوالے سے پہلے بھی ہم نے اس ہاؤس میں بات کی ہے غالباً اس وقت سپیکر صاحب تھے اور میرے بھائی نے، ظفر صاحب نے اس میں Disapproval والی ایک امنڈ منٹ لائی تھی، پھر میں نے ان سے گزارش کی چونکہ یہ Specific کوہستان کے متعلق ہے، وہاں پہ چونکہ پہلے والا ضلع کوہستان جو ہے اس کی Bifurcation ہو گئی، دو ضلعے اور بن گئے اور اس میں ٹیکنکل کچھ بنیادوں کی وجہ سے وہاں پہ لوکل الیکشن نہیں ہو سکے ہیں، لوکل باڈیز کے ادارے قائم نہیں ہو سکے ہیں، اس وجہ سے ہمارا جو شیئر بنتا ہے کوہستان کا دو تین سالوں سے، وہ پینڈ نگ ہے، اس کی Utilization نہیں ہو سکتی ہے۔ تو ہم نے گزارش کی تھی منسٹر صاحب سے بھی اور باقی سی ایم صاحب سے بھی کہ اس کو استعمال کیا جائے، کوئی میکنزم اس کیلئے بنایا جائے۔ میڈم سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ اس ہاؤس میں جب لوکل گورنمنٹ ایکٹ آیا، اس کے بعد اس صوبے میں پورے صوبے میں یہی سیچویشن پیدا ہوئی تھی لیکن ایک سپیشل پروویژن ہے، غالباً 135 سیکشن کی، اس میں انہوں نے گنجائش نکالی کہ کوئی ایسی Difficulty arise ہو جائے اس صوبے میں کوئی باڈی موجود نہ ہو تو اس کے فنڈ کو کیسے استعمال کیا جائے؟ اس کا پورے صوبے میں، اس کا آپ کے پاس Precedent ہے کہ پہلے استعمال ہوا ہے۔ یہ جو ایڈ منسٹریٹرز ہیں DCs ہیں، مقامی نمائندے ان کی کوئی Composition بنا کر انہوں نے اس کو استعمال کیا ہے تو ایک واحد ضلع کوہستان رہتا تھا، اب تین ضلعے اس وقت لوکل فنڈ استعمال نہیں کر سکے جسکی وجہ سے وہاں پہ عوامی ڈیمانڈ بھی ہے اور ہمارا جو Elected ہم تین ایم پی ایز ہیں، ان کی ڈیمانڈ بھی ہے کہ اس فنڈ کو استعمال کیا جائے یہ ہمارا شیئر ہے۔ اس لحاظ سے میں اپوزیشن سے بھی کہوں گا اور میں گورنمنٹ کی بنچز کے تمام ممبران سے کہوں گا کہ یہ Specific ہمارا مسئلہ ہے اسلئے اس کو سپورٹ کیا جائے، اس کو پاس کیا جائے تاکہ ٹائم پہ جو ہمارا حق ہے، ہمارا بجٹ ہے، اس کو استعمال کیا جا سکے۔ تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): سپورٹ کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپورٹ کر رہے ہیں؟ اوکے، ٹھیک ہے۔ اچھا جی، فخر صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میڈم سپیکر! آپ نے ایک دفعہ پھر کو ئسچن کو موخر کر دیا ہے، سارے کو ئسچنز کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ابھی میں بات کروں گی، اس پہ آؤں گی، آپ بیٹھ جائیں، اس پہ آؤں گی، ابھی میں نہیں آئی، میں نے آپ کو کہا میں نے ہاؤس سے صرف اجازت مانگی کہ میں یہاں سے شروع کروں۔ ابھی اوکے، تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2017 کا پاس کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Honourable Senior Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Senior Minister (Local Government): I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

اچھا، اب Questions Answers ہیں، یہ میں پہلے بات کر لوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

رسمی کارروائی

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، اوکے نلوٹھا صاحب!

(شور)

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں وہی بات کر رہا ہوں، سپیکر صاحبہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے مجھے فلور دیا ہے ایک بات جو آج ہے، آج جو آپ نے ایک بات کی ہے سپیکر صاحبہ (شور) سپیکر صاحبہ! چونکہ سپیکر صاحبہ! شور شرابہ ہے، میں سمجھتا ہوں، مجھے بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! بھئی اپوزیشن لیڈر بول رہا ہے، اس کو ٹائم دے دیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! کل جو، کل جو شیر دھاڑا ہے لودھراں میں، میں مبارکباد پیش کرتا ہوں حاجی اقبال کو پاکستان مسلم لیگ (ن) کو کہ جو لودھراں میں شیر دھاڑا ہے، اس کی دھاڑ (شور) پورے پاکستان میں الحمدللہ گونجی ہے (تالیاں) اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ 2018 کے الیکشن کیلئے بہت بڑا پیغام ہے۔ میں جو اٹھا تھا سپیکر صاحبہ! آپ نے بہت بڑی بات کی ہے آج اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اگر پہلے ہو جاتی، آپ نے کہا ہے کہ میں کسی پارٹی کی سپیکر نہیں ہوں، میں کسی ایک پارٹی کی سپیکر نہیں ہوں، میرا یہ منصب جو ہے یہ سب کیلئے ہے تو میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں (شور) میں توقع رکھتا ہوں، میں توقع رکھتا ہوں کہ اگر شیر ایک دفعہ پھر دھاڑا تو ان شاءاللہ خیبر پختونخوا اسمبلی کے قوانین بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی افکاری صاحب، جی افکاری! جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: ایک منٹ جی۔

جناب اعزازالملک: محترمه میډم سپیکر صاحبه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اس کے بعد۔

جناب اعزاز الملک: معذرت غواړم، پرون هم، فخر اعظم صاحب، ایک منٹ فخر اعظم صاحب، محترم میډم سپیکرصاحبه! زه په دې موقع باندې، زه په دې موقع باندې میډم سپیکر! خپل تاثرات د اشعارو په ژبه کښې بیانول غواړمه او دا امید ساتمه چې معزز ممبران به دا په توجو سره واؤری۔

جناب فخر اعظم وزیر: آپ اس سے ڈرتے کیوں ہیں، آپ اس سے بھاگتے کیوں ہیں، ہمیں یہ۔۔۔۔۔

جناب اعزازالملک: میډم سپیکر صاحبه! د فخر اعظم صاحب۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: تاسو د څه نه ویریږئ، دا آئین دے اور اس آئین کے تحت ہمیں یہ حق حاصل ہے، میرے سوالات کو کئی دفعہ مؤخر کر دیا گیا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب اعزاز الملک: میډم سپیکر! زه هم د فخر اعظم صاحب خبره کومه، میډم سپیکر! زه هم د فخر اعظم صاحب د خبرې تائید کومه۔

جناب فخر اعظم وزیر: کیوں اس کو بار بار مؤخر کیا جاتا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم! میں، فخر اعظم۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میرے سوالوں کا یہ جواب دے دیں، کیوں یہ بار بار مؤخر ہو رہے ہیں، بار بار ہو رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: افکار صاحب کے بعد پھر میں ٹائم دیتی ہوں، ابھی وہ کھڑے ہیں نا، افکار صاحب۔

جناب اعزاز الملک: میډم سپیکر! زه د دې ایوان په پوره نمائندګی باندې۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میرے سوال آپ پیش کریں This is my right, this is my right آپ کو کسچین کو موؤ کر دیں میڈم۔

جناب اعزاز الملک: میډم سپیکر! زه هم د فخر اعظم صاحب خبره کومه، (شور) میډم سپیکر! زه د فخر اعظم صاحب په تائید کښې خبره کومه، میډم سپیکر! لږه توجو غواړمه، پرون هم په ایوان کښې دا یو مسئله راغلې وه او بیا په میډیا باندې Highlight شوه، د دې وجې نه زه معزز ارکانو ته درخواست کوم چې زه ستاسو خبره ستاسو په ژبه کښې کومه۔ د دې وجې نه د فخر اعظم صاحب خبره زه د اشعارو په ژبه کښې کول غواړمه او دا د ټول ایوان خبره ده، دا د کروړونو عوامو خبره ده او کومه خبره چې فخر اعظم صاحب اوکړه، دا خبره زه د اشعارو په ژبه کښې کول غواړم۔ زه ستاسو ټولو نمائندګی په شعرونو کښې کول غواړم، د هغې نه پس بالکل تاسو ته، میډم سپیکر صاحبه! زه ممبران اسمبلئ ته درخواست کومه، همدردانه درخواست کوم ممبران اسمبلئ ته میډم سپیکر! او زه۔۔۔۔

جناب امجد خان آفریدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

(شور)

<u>جناب اعزاز الملک</u>: د امجد آفریدی صاحب خبره به هم تاسو واورئ میډم سپیکر!

قیادت د قام اولس وی لوئې منصب د رهبرانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
قیادت د قام اولس وی لوئې منصب د رهبرانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
ستاسو لاسو کښې د قوم، قیادت او رهبری ده
په اوګو ستاسو پرته نن ډیره لویه ذمه داری ده
په جوړښت د قوانینو اصلاح ډیره ضروری ده
اصلاح هر اداره غواړی پرائیویټ که سرکاری ده
دا ایوان نمائنده دے، د کروړونو انسانانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
قیادت د قام اولس وی لوئې منصب د رهبرانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
دا ایوان خو تقاضا کړی د ژور علم، دانش
بصیرت بصارت غواړی تجربه هم لوئے کاوش
دا خبره خو درست نه ده چې مونږ وخت پاس کوؤ تش
یا اخته یو د یو بل سره، وی جاری مو کشمکش
دا ایوان ډیر مقدس دے دنګل نه دے د بانګیانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
د یوې ورځې په سیشن خو خزانه د قام لګیږی
دا دولت په هنګامو د ممبرانو لوګې کیږی
چې لږ شور ایوان کښې جوړ شی بیا اجلاس ملتوی کیږی
دا زمونږه کمزوریانې بیا په میډیا اچهالیږی
مونږه شو د رسته نړئ کښې د اولس د خنداګانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
قیادت د قام اولس وی لوئې منصب د رهبرانو

ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
ډبولو له پراته مو وی چې لاس د میز د پاڅه
مونږ مچھلی بازار جوړ کړو د ایوان د هر اجلاسه
دا مونږ خپل وقار پخپله ختموؤ د خپله لاسه
بیا زمونږ قدر هم نه وی د هر یو کس، د بل چا سره
مقدس مجلس بدنام شی په حرکت د څو کسانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
مهذب دنیا کښې شته دے په ایوان کښې احتجاج
په خپل ځائې مثبت تنقید وی، پرلت نه جوړوی رواج
نه میزونو ته ورخیژی، نه وی زور په احتیاج
د لته غیر سنجیدګی کړی په مجلس کښې زمونږ راج
څوک سیټی وهی ایوان کښې لکه ټریفک د سپاهیانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو

(تالیاں)

نن د قوم لوئې نظر دے ستا په هر عمل کردار
ستا د ذهن عکاسی کړی یو یو لفظ د ګفتار
ګیر چاپیره هر کیمره کړی ستا غلطو ته انتظار
د تاریخ حصه جوړیږی ستا خبرې ستا افکار
چې احتیاط نه کړو جوړیږو لوئې موضوع د صحافیانو
ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو
چې برداشت ځان کښې پیدا کړو د یو بل خبره واؤرو
خاموشی سره په دلیل چې مونږه خبره د هر چا اؤرو
ښنګ به جوړه دا صوبه کړو چې د یو بل دلیل نه اؤرو۔
ګټه نه شو مونږ کولے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: افکار صاحب، افکار صاحب، تھینک یو، تھینک یو ویری مچ جی، ډیره مهربانی تهینک یو ویری مچ، جی جی، امجد آفریدی۔

جناب اعزاز الملک: قیادت د قام او لس وی لوئې منصب د رهبرانو

ستاسو ډیر یو لوئې مقام دے معززو ممبرانو

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ویری مچ افکار صاحب۔جی امجد صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی: جی میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه مخکښې به د فخر اعظم دا دغه کړو، بیا به امجد۔

جناب امجد خان آفریدی: اوکے، فخر اعظم صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی د دې فخر اعظم صاحب نه پس به، Actually د دې د پاره دا کوئسچنز مونږ Health Minister is not here, he is abroad ډیفر کوؤ خو د دغه خپل View point دے ، Fakhr-e-Azam has the right هغه به خپل View point اوکړی۔ فخر اعظم جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! دیکھیں، یہ کوئسچن ایک دفعہ مؤخر نہیں ہو رہا ہے، یہ چار دفعہ ہے کہ آپ کر رہی ہیں بار بار، حالانکہ اگر وہ یہاں ہاؤس میں موجود نہیں ہیں منسٹر صاحب لیکن آرٹیکل 130 سب سیکشن 6 کہتا ہے کہ You are collectively responsible تو یہ اور جو منسٹرز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مجھے جواب دے سکتے ہیں، وہ اس کے مجاز ہیں۔ یہ دیکھیں میڈم! Artilce 130 sub section (6). The cabinet shall be collectively responsible to the Provincial Assembly، یہ لکھا ہوا ہے تو یہاں پر عنایت صاحب بھی ہیں، اور بھی جو منسٹر یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مجھے جواب دے سکتے ہیں، آئین اور قانون نے ان کو اختیار دیا ہوا ہے لیکن اگر بار بار آپ یہ مؤخر کر رہی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کوئسچن سے بھاگ رہے ہیں اور ہمارا سامنا نہیں کر سکتیں، ہم یعنی کہ اتنی محنت کرتے ہیں Information collect کرتے ہیں اور اس کے باوجود بار بار اس کو مؤخر کیا جا رہا ہے۔ کبھی کہتے ہیں منسٹر صاحب نہیں ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ وہ امریکہ میں ہیں، تو میڈم سپیکر صاحبہ! یہ اس اسمبلی کی توہین ہے، اس اسمبلی کی توہین ہے، اس مینڈیٹ کی توہین ہو رہی ہے، کیونکہ یہ ایک دفعہ نہیں ہو رہا، بار بار ہو رہا ہے، بار بار ہو رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عارف صاحب جواب دیں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: ابھی اگر وہ نہیں موجود تو یہاں پر جو منسٹرز موجود ہیں، وہ مجھے اس کا جواب دے دیں میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معان خصوصی برائے قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! فخر اعظم صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، ایک Collective responsibly ہے لیکن اس میں چونکہ Particular، اس میں خاص کو ئسچنز ہیں اور Last time اس میں جو ہمارے شہرام صاحب منسٹر تھے، پورا دن یہاں موجود تھے اور یہاں پر مکمل انہوں نے اٹینڈ بھی کیا تھا اور باقاعدہ اس کی Preparation بھی ان کے پاس تھی لیکن اس دن اپوزیشن نے کورم کا کہا تھا کہ کورم پورا نہیں ہے تو انہی کی نشاندہی پر اس دن جواب ان کو نہیں مل سکا تھا۔ میں ان کو ان شاءاللہ کہتا ہوں کہ شہرام صاحب سے بات کریں گے نیکسٹ اس میں، جتنے آپ کے ہیں، ان شاءاللہ آپ کے جواب ہم لوگ دے دیں گے۔ ٹھیک ہے، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، معراج بی بی۔

مفتی سید جانان: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د معراج بی بی نہ پس، مولانا صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! آپ سے ایک ریکویسٹ ہے۔ میڈم ایک تو آپ نے اسمبلی بزنس کو بلڈوز کر دیا اور دوسرا جو ایجنڈا آئٹم 12 پر جو انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کا بل ہے جس پر میری امنڈمنٹس بھی ہیں، اس کو آپ نے نہیں لیا، اس میں کیوں؟ اس کو بھی آپ نے چھوڑ دیا ہے۔ یہ دیکھیں سر! یہ 12 نمبر پر، یہ کوئسچن کے علاوہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ بات سنیں گے کہ نہیں سنیں گے؟ You sit down, please، بیٹھ جائیں ذرا آرام سے، I was told by the Health Minister کہ جو میرے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ہیں، یہ جب میں آؤں تو پھر لے لینا، اسلئے میں نے وہ چھوڑ دیئے ہیں، منسٹر صاحب نے کہا ہے اور باقی جو ہیں۔ جی معراج بی بی، مفتی جانان صاحب، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: میډم! دا فخر اعظم صاحب چې کومه خبره کوی، زه دا خبره کول غواړم خو دا پرون دې اسمبلئ کښې چې کوم حرکت شوے دے ، میډم! زه ایمانی طور باندې دا محسوسوم چې کاش زه د دې اسمبلئ ممبر نه وے، زه دا محسوسوم او دا ممبران ولې دا حرکتونه کوی۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مفتی جانان صاحب! آپ بولیں،آپ کا مائیک آن ہے۔

مفتی سید جانان: پرون امجد صاحب چې کوم حرکت اوکړو یا د دې نه مخکښې زه دلته ناست ووم او یا نن دا فخر اعظم صاحب کومه خبره کوی دا ولې کوی؟ دا تقریباً یو شپږو میاشتو نه یو څلورو اجلاسونو کښې مونږ دا خبره اؤرو، چرته زه وایم چې دنیا کښې مهذبو قومونو کښې به مونږ دا خبره نه وی اوریدلې چې منسټر صاحب نشته دے ، نه د وی، یو ځل د منسټر صاحب نه وی، دوه ځله د منسټر صاحب نه وی، اوس روزانه به منسټر صاحب نه وی، د قوم لکهونو روپئ خرچې به په دغې کاغذونو باندې کیږی او بیا آسانه خبره ده، هلته نه به یو فاضل ممبر صاحب هغه به دا وائی چې بس منسټر نشته دے ، دا د بلې ورځې ته راشی، ولې بلې ورځې ته راشی؟ میډم! دا سوالونه دا سې نه تیاریږی، دا وخت غواړی، دا به خلق سنبهالوې، حلقې به سنبهالوې، غم ښادئ به کوې د هغې نه به وخت اوباسې، دې اسمبلئ ته مطلب دا دے دا څیزونه به راوړې او بیا پکار دا ده چې د دې ممبر ته ښه جواب ملاؤ شی، د ممبر تسلی اوشی، د ممبر څه چا سره لینا دینا ده خو ممبر که نشاندهی کوی او محکمې نشاندهی کوی،منسټر صاحب ته وائی چې دلته منسټر صاحب! کمزوری ده، دلته د منسټر صاحب کمزوری ده او منسټر صاحب نه پخپله وی او نه مطلب دا دے ذمه دار کس وی۔ میډم! بیا دا چې پرون کومه شپیلئ وهلې ده، د دې نه به خطا بیا بیل شانتې شپیلئ به بیا وهلې شی۔ بیا دا نن چې کوم شعرونه زمونږ په حق کښې اووئیلو افکاری صاحب،بیا به د دې نه زیات مطلب دا دے بدې لهجې کښې شعرونه درته وئیلی شی۔ میډم دا د حکومت ذمه داری ده،د حکومت لکهونو روپئ ورخ، مونږه دا پیسې اخلو، دا افسران دلته کښې راځی د دې ټولې صوبې میډم! زه وایم چې دا د دغې صوبې

د عوامو سره ظلم دے ، دا د دغې صوبې د عوامو سره مذاق کول، اتمه میاشت ده، شپږمه میاشت ده، سوالونه راشی بیا ډیفر شی ولې چې منسټر صاحب نشته دے۔ زمونږ مخکښې دې پښتنو خلقو به وئیلو چې باران پسې پټے ګرځول دی، دا باران پسې پټے ګرځول دی، منسټر نشته او مطلب دا دے تاسو وایئ چې منسټر صاحب نه دے راغلے، دا د ډیفر شی فلانئ ورځې ته، زما دا ګزارش دے درته، دغه ایوان کښې سنجیدګی نشته دے ، که چرې سنجیدګی وے بیا به دا ورځې مونږ نه لیدلې، بیا به نن په میډیا باندې مطلب دا دے مونږ پسې بیا خبرې نه کیدلې، د دغه دنیا مخکښې به بیا مونږ شرمنده نه ګرځیدلو۔ میډم دا به مې ګزارش وی تاسو ته، دا ډیره عزت داره کرسئ ده، که اپوزیشن کښې غلطی وی،که حکومت کښې غلطی وی نو ورته وایو چې دا غلطی ده چې څوک نه راځی اخر دا ممبران خو دلته راغلی دی، دا خو عزت لری، دغه په سوؤنو، په زرګونو، په لکهونو ووټونه دې خلقو اخستی دی، نو زه په دغو خبرو باندې خپلې خبرې بس کوم مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د معراج بی بی نه پس امجد صاحب۔ معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، میډم سپیکر۔ میډم سپیکر! دا یو دوه ورځې مخکښې ایک بہت بڑا واقعہ پیش آیا۔ ہماری بہت Active and renowned human rights activist، اور سینیئر ہماری ایڈوکیٹ Well known internationally، ان کی اچانک Heart fail ہونے سے ان کا انتقال ہو گیا، آج دو بجے ان کا جنازہ تھا قذافی سٹیڈیم میں، تو میری درخواست ہے کہ ہم سب مل کر ان کی روح کیلئے دعا کریں۔ عاصمہ جہانگیر صاحبہ جانی پہچانی ایک خاتون ہے، بہت دلیر اور Courageous اور غریبوں کی بے انتہا مدد کی انہوں نے، پیسوں سے بھی، اپنا ٹائم بھی دے کر اور بہت بڑے بڑے کیسز انہوں نے کئے اور جہاں پر کوئی Oppressed طبقہ ہوتا تھا اور ان کے ساتھ زیادتی ہوتی تھی، چاہے وہ مینارٹی تھی اور خواتین کے حوالے تو میں خاص کر کہوں گی کہ خواتین کی تو وہ ایک بڑی مددگار تھی، بہت بڑی Helper تھی، تو یہ ایوان ان کیلئے دعا کرے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مولانا صاحب! تاسو به دعا اوکړئ لږه۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کی ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ جی امجد صاحب، امجد صاحب ډیر دغه کوی نو After Bacha، امجد، جی باچا صاحب۔

سید محمد علی شاہ: میډم سپیکر صاحب! ډیر منسټران هم لاړل او وتل، منسټران نور هم ناست دی جی، کم از کم د دوئ کوئسچن خو واورئ کنه جی، چې کوئسچن واورئ نو جواب د بیا ورکړی که ډیفر کوئ نو د هغې نه پس ئے بیا ډیفر کړئ خو کم از کم خپل View خو هغه پیش کړی په اسمبلئ کښې میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی انیسہ زیب بی بی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، سوری، انیسہ زیب اس سے پہلے اٹھی ہیں پھر آپ اس کے بعد جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو میڈم! یہ Basically ہیلتھ سے Related یہ چوتھی دفعہ آرہے ہیں کوئسچنز، تو اگر فرض کریں منسٹر صاحب کی مصروفیت ہو سکتی ہے تو As Seneior Minister should assign these Questions to some other Ministers، اپنے کولیگز کو اور اس کا جواب آجاتا ریکارڈ پہ، لیکن ان کو ڈیفر کرنا تو اس مسئلے کا حل نہیں کیونکہ یہ اتنے پرانے ہو گئے ہیں Already جو کوئسچنز سامنے آرہے ہیں، کل بھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ دو سال بعد ایک کوئسچن آیا، تو اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے کوئسچن کا، تو اس لحاظ سے میرے جو کولیگز ہیں، معزز رکن فخر اعظم صاحب ان کی بات بہت Justified ہے تو اس پہ Kindly آپ تھوڑا سا کوئی رولنگ دیں تاکہ منسٹر صاحبان کی جو وہ بار بار Quote کر رہے تھے کہ Cabinet in collectively responsible to the House تو اگر ایک نہیں دے سکتا، وہ فائل دے دیتے اور تب، یہ ایک دفعہ ہو گیا دو دفعہ ہو گیا، تین دفعہ ہو گیا تو چوتھی دفعہ بھی اگر منسٹر صاحب کے پاس نہیں ہے ٹائم تو He could assign this to some of the colleague۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی، ایک منٹ، انیسہ بی بی! اگر آپ نے عارف صاحب کی بات سنی ہو، عارف صاحب نے کہا کہ Last time the Minister was here, he was sitting the

whole day and because of the quorumاسمبلی وہ ہو گئی، یہ نہیں کہ وہ نہیں آیا، ان دنوں میں وہ آیا تھا لیکن کورم نہیں تھاThat's why heاور ابھی جو۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! میں اس کوCorrect کر لیتی ہوں اپنی بات کو کہ اگر چوتھی دفعہ کسی بھی وجہ سے منسٹر صاحب کی Absence یا ہاؤس کے کورم کی وجہ سے یہ کوسچنز اگر ڈیفر ہو رہے ہیں، I don't want to blame the Minister اور اگر وہ آگئے He has grace the occasion کہ وہ آئے بڑی مہربانی۔He is answerable to this Houseمنسٹر، یہ کوئی ان کا Prerogative نہیں ہے کہ وہ اگر آج آگیا اسمبلی میں، تو میں کہتی ہوں کہ اس کیلئے اس کی Provision رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی منسٹر نہ آئے کسی بھی وجہ سے یا پھر آج ہائر ایجوکیشن کے منسٹر نہیں تھے تو سینیئر منسٹر نے ٹیبل کر دیا تو اس طرح یہ کوسچنز تو کسی کے حوالے کئے جا سکتے تھے، تو ان کے Colleagues ہیں، ہیلتھ کا کوئی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہوگا، ضرور اس کے حوالے کر دیا جائے، House should not wait, cannot wait other than the valid reason جس میں کورم بھی شامل ہے یا کوئی اور وجہ ہو جس میں اجلاس نہ ہو، منسٹر کی پہلی ڈیوٹی ہے To main answerable to this House۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Anisa Bibi, I am sure, he would be knowing that this is his job but some time you know آفیشل اس میں جانا پڑتا ہے، I am not defending anybody لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں اور اعظم صاحب آئے تھے، فخر اعظم آئے تھے چیمبر میں، ہماری آدھا گھنٹہ ڈسکشن ہوئی تھی، So this is not the way کہ چیمبر میں ڈسکس کر کے میرے ساتھ اور جو ہے اس بات پہ کر دی۔ And then he comes and this is not the way۔ عاطف صاحب! آپ جواب دیں گے۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میڈم! شکریہ۔ کسی بھی وجہ سے مجبوری ہو سکتی ہے، بعض اوقات کوسچنز آتے ہیں پورا ڈیپارٹمنٹ پورے Answers distribute کر دیتے ہیں، منسٹر خود موجود ہوتا ہے اور ممبر کی کوئی مجبوری ہوتی ہے وہ نہیں آسکتا، تو اسی

طرح منسٹر کی بھی مجبوری تھی لیکن یہ بہر حال ایک بات ان کی Valid ہے کہ اگر وہ نہیں تھے تو کسی کو بتا دیتے، اگر مجھے بتادیتے، کسی اور کو بتا دیتے میں بھی کبھی کبھارا گر نہیں ہوتا ہوں تو کسی اور کو بتا دیتا ہوں کہ جی یہ Answers کر دیں، تو بہر حال یہ ان کو کہنا چاہیئے تھا اور انہوں نے نہیں کہا، ابھی بھی اگر یہ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو یہ بتادیں، اگر میں کچھ Answers دے سکتا ہوں تو ٹھیک ہے، نہیں تو ڈیپارٹمنٹ تو ہے، اگر منسٹر نہیں ہے تو ڈیپارٹمنٹ ہے، میں ان کا جو کام ہے جو ہو گا وہ کروادوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ کے کوئسچنز لے لیتے ہیں، کوئسچن پڑھیں۔

جناب سردار حسین: میډم سپیکر! زه ریکویسټ کومه او یو مختصره خبره کول غواړمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان، بابک صاحب څه وئیل غواړی۔ فخر اعظم بیا تاسو ته وایم I come back to you، بنه نو Questions Answers اوکړو، I think امجد صاحب پرون نه Wait کوی، بابک صاحب! تاسو نه پس به بیا زه امجد صاحب ته ټائم ورکوم جی۔

جناب سردار حسین: اؤ بالکل، زه مختصره خبره کوم، امجد صاحب ته هم زه ریکویسټ کوم چې دوه منټه اخلمه، صرف دوه منټه اخلمه او بیشکه بیا میډم! زما نه پس امجد صاحب له موقع ورکړئ۔ زه ډیر په معذرت سره دا خبره کوم میډم! فخر اعظم وزیر د دې دومره لوئې Insist نه پس میډم! تاسو پخپله نن د دغه کرسئ نه جاری کړو چې دا کرسئ نه ده پی ټی آئی ده، دا نه د حکومت ده، دا د دې ټول هاؤس ده۔ مونږ چې ګراؤنډ ته ګورو او مونږ د دې اسمبلئ پروسیډنګز ته ګورو نو زه په دې نه پوهیږمه چې تاسو د خپل چیمبر حواله ورکړه، بیا هلته دا فیصله شوې وه چې د Government related business چې کوم دے په ایجنډا باندې په Eighth Number باندې پروت وو، په Ninth Number پروت وو، په Tenth Number پروت وو، هغه تاسو Priority list ته راؤړو او چې کوم Questions او Answers وو او کوئسچنز آور وو، حکومت وائی چې مونږ حاضر وو، دا آئین هم مونږه ته دا وائی، قانون هم مونږه ته دا وائی چې دا Collective responsibility ده، وزیر صاحب پخپله پاڅی چې که یو

وزیر نه دے راغلے نو زه به جواب ورکړم او د هغې کرسئ نه د حکومت وکالت کیږی، آیا بیا مونږ دا حق نه لرو چې په دغې کرسئ ګوته پورته کړو، میډم! دې مولانا صاحب هم خبره اوکړه پرون، د نظم د پاره خو تا نیمه ګهنټه ورکړه، ما وئیل ګنې دا مشاعره ده، مشاعره ده، امجد صاحب د پرون نه راپاڅی او بیا خبره کوی بیا مجبوراً سیټی راخلی، دا عمل ښه نه دے خو میډم! زه دا وایم چې دا عمل نه دے، دا رد عمل دے، دا د دغې کرسئ چې کوم عمل روان دے دا په دې هاؤس کښې چې کیږی دا د دې کرسئ رد عمل دے، مهربانی اوکړئ چې دې کرسئ سره انصاف اوکړئ، مهربانی اوکړئ۔ ما مخکښې هم دا خبره کړې وه چې که دغلته سپیکر صاحب هم ناست وی او که دغلته تاسو هم ناست یئ، د یو څیز کمے دے چې هغه دپی ټی آئی د ټوپئ ده او زما دا خیال دے که دا رویه برقرار وی زه به دا ټوپئ د پی ټی آئی راوړمه او تاسو ته به په سر کړمه ځکه چې د دې یو څیز کمے دے۔ مونږ ریکویسټ دا کوؤ چې څلور نیم کاله کښې، په څلور نیم کاله کښې اپوزیشن له خو فنډ تاسو نه ورکوئ، د لیجسلیشن حال دا دے، د لیجسلیشن چې ټوله دنیا مونږ پورې خاندی، ممبران چې که د خپلو علاقو د خپلو حلقو د مشکلاتو د مسئلو د پاره په دې فورم باندې د آواز پورته کولو د پاره دا فورم استعمالوی نو د هغې ځائې نه کوم عمل کیږی، آیا دا مونږ نه وینو، په دې مونږ نه پوهیږو، په څلورم ځل باندې چې که یو ممبر نن Insist کوی چې تاسو زما سوال ډیفر کوئ جواز ئے څه دے، خو لګی دا او ښکاره هم دا ده چې د دغې کرسئ نه د حکومت نه، صرف وکالت کیږی بلکه د حکومت د کمزورو پټولو د پاره یو منظم کوشش کیږی، لهذا زه دهمکی نه ورکوم خو دا ډیره عجیبه خبره ده، که دلته یو ممبر پاڅی او هغه د خپلې جائزې مطالبې د پاره وخت غواړی، تاسو وخت نه ورکوئ او هغه بیا داسې لاره خپله کړی چې هغه لاره مهذبه نه وی، مونږ د هغې ملګرتیا نه کوؤ۔ تاسو فوری طور باندې اجلاس ملتوی کړئ، زه د اپوزیشن دې ټولو ممبرانو سره، میډم! ډیر په معذرت سره دا خبره کومه چې بیا په دې هاؤس کښې که هر څومره ماحول جوړ شی، دا Custodian of the House چې دغې کرسی ته وائی، د دغې ذمه داری ده چې حالات به کنټرول کوی چې که بیا د پاره دا ماحول داسې جوړیږی، بیا مونږ د اپوزیشن ممبران

میډم سپیکر! بیا دا حق لرو چې مونږه متوازی اجلاس کوؤ دلته، چې میډیا ته خپل آواز رسوؤ، د خپلو علاقو د خپلې صوبې د مشکلاتو د مسئلو د حل د پاره مونږ سره به صرف یوه لاره پاتې کیږی چې مونږ به هغه احتجاج کوؤ او د هغې احتجاج په لاره باندې به بیا مونږ خپل هغه پیغام او هغه خپله خبره چې ده، هغه خپل اولس ته او د خلقو نمائندګی به کوؤ۔ زه بیا بیا ریکویسټ کوم، زه به بیا بیا ریکویسټ کوم چې دلته دا ثومره ممبران د اپوزیشن ناست دی، مونږ چې کوم بزنس راوړو، سپیکر صاحب هم چې په دې کرسئ ناست وی میډم سپیکر! چې په کوم لیجسلیشن کښې د حکومت دلچسپی وی د اتم نمبر نه تاسو ایک نمبر ته راوړئ، د تیره نمبر نه ئے تاسو دو نمبر ته راوړئ، مهربانی اوکړئ چې بیا دې کرسئ سره انصاف اوکړئ او د دې هاؤس هر ممبر ته په داسې سترګه اوګوره چې کومه خبره باندې تاسو ټولو ممبرانو ته کتل پکار دی، مهربانی جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو ویری مچ، بابک صاحب ډیره مهربانی۔ جی شاه فرمان صاحب، امجد صاحب! بس تاسو نمبر راځی کنه۔ شاه فرمان صاحب خبره اوکړی د دوئ جواب،اوکے امجد صاحب، امجد صاحب، امجد آفریدی۔

<u>جناب امجد خان آفریدی:</u> ډیره مننه میډم سپیکر! پرون مې هم احتجاج کړے وو جی د ګیس رائیلټی د کوهاټ ډویژن جی، نن بیا تاسو ته راغلے یم، ما سره هم دغه یو فلور دے چې زه پرې احتجاج اوکړم۔ په ګراؤنډ ناست یم، احتجاج مې کړے دے، په ډائس ودریدلے یمه احتجاج مې کړے دے جی، پرون مې شپیلی وهلی دی، په هغې افکاری صاحب خفا دے ،هغه ځکه خفا دے چې زما د کوهاټ ډویژن هغه ټول فنډ دیر ته، صوابئ ته، مردان او نوشهره ته لاړ دے، که زه دا فنډ غواړم نو بیا دوئ ته فنډ نه ملاویږی جی، مسئله دغه ده۔ اسمبلی په شعر و شاعری نه چلیږی جی۔ مونږ دلته د خپلې حلقې نمائندګی کوؤ، زمونږ سره یک یو فورم دے د احتجاج، ټولو ممبرانو ته پکار ده چې په یو نظر اوکتلې شی جی (تالیاں) پرون مو احتجاج اوکړو، سپیکر صاحب! تاسو د دې ډائس نه رولنګ ورکړے دے چې په لسو ورځو کښې به د کوهاټ ډویژن ته فنډ Release کیږی او اوه میاشتې اوشوې، احتجاج اونکړو نو څه اوکړو؟ چې پوښتنه کوؤ وائی چې امجد آفریدی اپوزیشن کښې دے، آیا دا زه د اپوزیشن دې ډسکونو باندې

ناست یم۔ چې ماته چھ کروړ روپۍ فنډ Release کیږی او زما سره متوازی دوه حلقې دی، PK-38 او PK-39هغوی ته چوبیس چوبیس کروړ روپۍ صوابدیدی فنډ ملاویږی۔ ما خو بار بار دا خبره کړې ده چې چرته نه وو خوښ جی مهربانی د اوکړی، زه ئے د پارټۍ نه اوښکلے نه یم، زه ئے د وزارت نه لرے کړے یم، مهربانی د اوکړی، زما د پارټی د اوښکلو نوټیفیکیشن خو د جاری کړی چې زه په اپوزیشن کښې کښینم، زه به په دغه چھ کروړ قناعت اوکړم۔ د تحریک انصاف حکومت دے، چې کوم شے شاه فرمان صاحب ځان ته خوښوی هغه شے، د ده سره زه هم نمائنده یم، ده سره وزیر پاتې یم، آئنده په Treasury بینچونو ناست یم، هم هغه شے د ما ته خوښ کړی، بلکه دوئ او وزیر اعلیٰ صاحب دواړو ما سره کمټمنټ کړے دے جی چې دا فنډ دوئ تهRelease کوؤ، Release کوؤ، د دې خبرې هم څلور میاشتې تیرې شوې، آخر چې زه دغه ځائې کښې هم خبره اونکړم، د خپلې حلقې نمائندګی اونکړم، احتجاج هم اونکړم نو بیا دې نه ما ته د اسمبلۍ څه ضرورت شته جی؟ تاسو ما ته طریقه اوښایئ، زه به هم هغه شان احتجاج اوکړم، خو زما دا احتجاج به تر هغه پورې جاری وی چې ما ته مو فنډ نه وی ریلیز کړے جی۔ زه خپل احتجاج اوس بیا جاری ساتم، هم دغه ټائم نه چې دا اوس لګیا یم، اسمبلی پروسیډنګز سره زما هیڅ عمل دخل نشته، مونږ د خپلې حلقې او د عوامو سره حق دے، چې چا منتخب کړی یو او دې ځائې ته ئے رالیږلی یو جی، دې ټائم۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Shah Farman, Shah Farman and then Malik Qasim

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): میډم! زه هم دې باره کښې خبره۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ملک قاسم پہلے اور پھر شاہ فرمان۔

جناب امجد خان آفریدی: تاسو جی، یو منټ جی، اول زما خبرې دا مسئله۔۔۔۔

مشیر جیلخانہ جات: دا د کوهاټ ډویژن خبره شروع ده، په دې Continuation کښې زه خبره کوم۔۔۔۔

جناب امجد خان آفریدی: شاه فرمان خان د بعد کښې خبرې اوکړی، اول د زما د خبرې څه جواب را کړی، زما څه لار ده، ما ته زما لار د اوښائی۔ آیا زه۔۔۔۔

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): زه خبره کوم کنه یره۔

جناب امجد خان آفریدی: ته به څه خبرې کوې جی، دا به بیا ما ته لولی پاپ راکوی،دا فنډ نه هسې د ګنجئ واده ترینه جوړ دے ، د ګنجئ واده،مونږ ته د فنډ ریلیز کړی نو مونږ د دوئ نوره دا خبره نه منو، مونږ ته چې تر سو پورې آرډر نه دے ملاؤ هغه پورې زه یو خبرې ته ئے نه پریږدم۔

مشیر جیلخانہ جات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه میډم! ته لږه خبره واؤره کنه (امجد آفریدی سے مخاطب ہو کر) شکریه میډم سپیکر! زه حقیقت درته وایم چې ما ته هغه ورځ چې یاد شی، دا معزز اسمبلی، دا د صوبې جرګه هال، دغې زه ریکویسټ کوم چې ستاسو د کرسئ احترام د اوساتلے شی، زه د امجدآفریدی بالکل په دیکښې سپورټ کوم، دغې مظفرسید صاحب، وزیر خزانه په دس دن کښې حکم ورکړے وو، چې بالکل Endorse کړې ئے وو، تاسو چې کوم رولنګ ورکړے وو، اوس پورې چې کوم دے دا د دې کرسئ جی سخته بے عزتی ده جی، چې دس دن باوجود، پینځه میاشتې تیرې شوې، اوسه پورې د کوهاټ ډویژن ګیس او د تیل رائیلټی نه ملاویږی،Ten persent چې کومه ده، ګورئ جی ټول سکیمونه، ټینډر پراته دی جی، دومره زیاتے دے جی او نن ګوره زه د فنانس سیکرټری یو لفظ Quote کوم جی چې هغوی وئیل چې 28 ضلعې دی، زه څه کوم چې دا ما ته نورې ضلعې نه هیڅ ریونیو نشته، مونږ ته یو کرک پکار دے چې هغه صوبه چلوی، او فیډرل ګورنمنټ چلوی ما ته ډیر افسوس دے په دې خبره باندې، کوهاټ ډویژن نن د دې صوبې ریړه هډی ده، که چرې هغې ته دا محرومئ زیاتیږی او دا قسم له هغې سره سلوک وی او زه افسوس سره دا خبره کوم جی چې دا خپل هاؤس مو دے او دا خپل، دا کوم چې ستاسو رولنګ دے-----

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اذان، اذان کیږی۔ ملک قاسم صاحب! اذان۔

مشیر جیلخانہ جات: میډم! که ستاسو د رولنګ دومره احترام نه وی، پکار دا ده چې تر څو پورې دا کومه اسمبلی چې ته چلوې، چې ته دا حکم اوکړې چې زه تر هغې په دې کرسئ نه کښېنم چې تر څو زما د رولنګ Compliance نه وی شوے او مظفر سید صاحب ته وایم، بحیثیت وزیر خزانه چې مظفر سید صاحب ته دلته کښېنې ولاړ وې، تا دا لوظ نه وو ورکړے لس ورځې چې تر اوسه پورې ستا د حکم تعمیل نه کیږی، دا څومره د افسوس خبره ده، ګوره په دې باندې هیڅ سودا نشته۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میډم سپیکر! زه وضاحت کول غواړم۔

جناب امجد خان آفریدی: جناب عالی! زمونږ خبره۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مړه ستا په حق کښېنې دے کنه۔

جناب امجد خان آفریدی: نه جی، مونږ ته د ریلیز لیټر راکړی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نو لیټر خو تاله ډپټی سپیکره نشی درکولې کنه، خو بس کښېنئ کنه چې خبره اوکړو۔

جناب امجد خان آفریدی: مونږ خنګه کښېنو چې تاسو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: چې تاسو ناست نه یئ نو زه۔ میڈم سپیکر! یہ رائیلٹی کا جو فنڈ ہے، یہ کوہاٹ ڈویژن کا حق ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور اس کے اندر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کسی ممبر کو شکایت ہو کہ اس کی Constituency کو یا اس کے لوگوں کو کم ملا ہے تو یہ بھی Valid ہے کیونکہ فنڈ کسی ممبر کے پاس نہیں جاتا وہ اس ایریا کے لوگوں کیلئے جاتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر بات کریں گے، مظفر سید صاحب کے ساتھ بھی بات کریں گے۔ ان کی جو بات ہے اور ان کا جو Protest ہے یا جو ڈیمانڈ ہے، Justified demand ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز کرسیوں پر بیٹھ جائیں، قاسم صاحب اور امجد صاحب۔ شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دوسری بات یہ ہے کہ اگرامجد صاحب ٹریژری بینچز کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، گورنمنٹ کا بندہ ہے، گورنمنٹ کو سپورٹ کر رہا ہے تو بالکل اس کا یہ جائز حق ہے، اس کے اوپر چیف منسٹر صاحب سے بات کریں گے اور سیریس بات کریں گے اور مظفر سید صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں سب سے پہلے، میں مظفر سید صاحب سے ڈیٹیل بات کر کے اس کی Recommendation لے کر سی ایم صاحب کے پاس اس کو رکھوں گا، امجد صاحب اگر Insist، امجد صاحب اگر Insist کر رہے ہیں تو مجھے اس کا حل اسمبلی کے اندر بتادیں کہ اسمبلی کے اندر کون آپ کو اس کا ریلیز آرڈر دے سکتا ہے؟ آرڈر تو گورنمنٹ، اچھا۔۔۔۔

مشیر جیلخانہ جات: میډم سپیکر! دا خو۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مجھے بولنے دیں، پلیز۔

جناب امجد خان آفریدی: مظفر سید صاحب۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مجھے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم صاحب اینڈ امجد صاحب آپ بیٹھ جائیں، شاہ فرمان صاحب اینڈ مظفر سید صاحب

مشیر جیلخانہ جات: میډم! خبره دا ده چې دا زمونږ هاؤس دے ، مونږ دلته په ستیج۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یار پلیز مجھے بولنے دیں، میں بات ختم کر لوں۔ اچھا اس کے اوپر (شور) دیکھو! اگر ان کے کوہاٹ ڈویژن کے لوگوں کا جو حق ہے، میں یہ بات نہیں کر رہا کہ امجد جو بات کر رہا ہے یا منسٹر صاحب جو کہہ رہا ہے، میں کہہ رہا ہوں کہ کوہاٹ ڈویژن کے لوگوں کا جو حق ہے وہ ان کو ملنا چاہیئے، اس کے اوپر بات کریں گے، کسی بھی ایریا کو Ignore نہیں کرنا چاہیئے، کسی Constituency کو Ignore نہیں کرنا چاہیئے، In Principle میڈم سپیکر! اگر ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ یہ اپنا Protest جاری رکھیں، اس کے اوپر ایک موقع دیں، بات کر کے آپ کے پاس دوبارہ موقع ہے آپ کر لیں، اگر بات نہ ہوئی تو، اچھا اگر ویسے ہی ان کو شوق ہے، میں دوسرے پوائنٹ پر بات ذرا تھوڑا سا کروں گا۔ میڈم سپیکر! میں ہاؤس کے سامنے ایک بات رکھنا چاہتا ہوں، وہ یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے

دنوں ایک ڈیبیٹ چلی اور ڈیبیٹ بڑی سیریس ڈیبیٹ تھی، دو دن تک وہ ڈیبیٹ چلی اور وہ ڈیبیٹ چلی ختم نبوت کے ایشو کے اوپر، وہ ڈیبیٹ میں نے Wind up کرنی تھی، اس کے اوپر گورنمنٹ کا View Point رہتا ہے، میں میڈم! آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ٹائمنگ نکالیں کہ گورنمنٹ کے ممبران نے کتنا ٹائم لیا ہے اور اپوزیشن کے ممبران نے کتنا ٹائم لیا ہے؟ اور اس کے علاوہ میں ایک چیلنج کرتا ہوں کہ اگر کسی Individual کو اس ہاؤس میں سب سے زیادہ ٹائم ملا ہے تو وہ سردار بابک صاحب کو ملا ہے، میں آن ریکارڈ یہ چیلنج اسلئے کرتا ہوں کہ اس کا ریکارڈ پڑا ہوا ہے، تو آپ اگر اپوزیشن کے ممبران کے Behalf پر بابک صاحب! سارا دن بولنا شروع کر دیں تو اس میں تو گورنمنٹ کا، سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کا تو کوئی قصور نہیں ہے، اگر اپوزیشن کو کم وقت ملا ہے اس کی بھی ذمہ داری گورنمنٹ کے اوپر ہے حالانکہ گورنمنٹ کے لوگ میجارٹی میں ہیں اور اگر بابک صاحب کو کم وقت ملا ہے تو وہ بھی ہم قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اس کا ازالہ کریں گے لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو حقیقت اس کے برعکس ہے اور اس کے باوجود آپ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے اوپر اعتراض کرتے ہیں، آپ اسمبلی کی پروسیڈنگز کو Disputed بناتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کے ساتھ زیادتی ہے۔ میڈم سپیکر! میں یہ آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ یہ ٹائمنگ ہاؤس کے ممبران کو آپ Distribute کریں، ان کو انفارم کریں، پبلک کریں کہ کس ممبر نے اس ہاؤس میں سب سے زیادہ بولا ہے اور اپوزیشن اور گورنمنٹ کی ٹائمنگ کیا ہے؟ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جتنا انصاف آپ لوگوں نے کیا ہے اپوزیشن کے ساتھ، جتنا سپیکر صاحب نے کیا ہے، شاید کسی نے کیا ہو۔ میں اسلئے بابک صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو بھی یہ پتہ ہے، میں اس سے پہلے، میں نے یہاں پر پچھلے دنوں Protest کیا تھا کہ دو دن کے اندر بابک صاحب کی وجہ سے مجھے اپنا View Point دینے کا موقع نہیں ملا تھا، میں نے یہ بات کی تھی اور یہ آج بھی میں کہہ رہا ہوں، کیونکہ اس وقت مجھے Wind up کرنے کا موقع نہیں ملا اور میں نے Protest کیا تھا کہ مجھے آپ نے موقع نہیں دیا، میری یہ ریکویسٹ ہے اور آج شاید سپریم کورٹ نے بھی اس کے اوپر بات کی ہے اور میری یہ ریکویسٹ ہے، میری یہ ریکویسٹ مفتی جانان صاحب سے ہے کیونکہ وہ اتھارٹی ہے، میری یہ ریکویسٹ مفتی فضل غفور صاحب سے ہے کیونکہ وہ اتھارٹی ہے کہ وہ اس کے اوپر اس ہاؤس کے اندر فتویٰ دیں کہ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے قانون کو تبدیل کرنے کی کوشش کی، ان

کا کیا سٹیٹس بنتا ہے بحیثیت مسلم؟ ہم چیلنج نہیں کرتے، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں آپ سے رہنمائی چاہیئے، اس ہاؤس کو آپ سے رہنمائی چاہیئے، آپ اس کے، میں یہ کہہ دوں (شور) کہ ہمیں رہنمائی چاہیئے اور دوسری اور آخری بات، آخری بات (شور) میں میڈم سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! ابھی آپ بیٹھ جائیں، آپ کو

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر، میڈم سپیکر! بات یہ ہے، بات یہ ہے کہ (شور) کہ اب یہ بتادیں کہ راجہ ظفرالحق کی رپورٹ کو Publish کر دیں، راجہ ظفرالحق کی رپورٹ کو Publish کر دیں۔ اعزازی صاحب بات کریں گے، اس کے اوپر (شور) اب اعزازی صاحب اس کے اوپر بات کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مظفر سید صاحب (شور) مظفر سید صاحب، مظفر سید صاحب۔ (شور) مظفر سید۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم میڈم سپیکر صاحبہ!

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ! مجھے اس پر بات کرنی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مظفر سید، اس کے بعد آتی ہوں، وہ ذرا امجد صاحب کو جواب دے دیں۔

وزیر خزانہ: جو بات فلور آف دی ہاؤس ملک قاسم صاحب اور ہمارے محترم جناب امجد آفریدی نے اٹھائی ہے، میں بالکل اصولی طور پر، اصولی طور پر اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا نا، میں اب بھی کہتا ہوں کہ ان کا مسئلہ اور ان کا جو ڈیمانڈ ہے یہ نہ ذاتی ہے اور نہ کسی پارٹی کا ہے بلکہ یہ پبلک کا ڈیمانڈ ہے، یہ علاقے کا ڈیمانڈ ہے اور اپنی Constituency کا ڈیمانڈ ہے، So، It is based on facts. ہم اس کو سپورٹ بھی کرتے ہیں اور میں بالکل اس حوالے سے پی اینڈ ڈی، فنانس اور سی ایم صاحب اور تمام کے ساتھ ایک اپنی نشست کروں گا، اور ان دونوں کو میں بلاؤں گا بھی اسی نشست میں اور ان کی جتنے بھی

ڈیمانڈز آئے ہیں، میں ان کو ان شاءاللہ پراسیس بھی کروں گا اور ان شاءاللہ ان کو مزید احتجاج کا وہ موقع ہم ہاتھ نہیں آنے دیں گے۔ جہاں تک انداز بیان ہے یا جو انداز بھی ہے، اس سے میرا کام نہیں ہے Whatever لیکن جو بات انہوں نے اٹھائی ہے، ٹھیک اٹھائی ہے، میں ان کو سپورٹ بھی کرتا ہوں، یہ Valid Points ہیں اور ان شاء اللہ Being a Finance Minister ان شاء اللہ ہم آپ کو سپورٹ کریں گے اور جو رولنگ سپیکر صاحب نے دی ہے، اس کو بھی آنر کریں گے اور آپ ہمارے لئے محترم ہیں، آپ ہمارے لئے معزز اراکین ہیں اور آپ کا ایک وقار ہے، اس وقار کا بھی ہم احترام کریں گے اور آپ کے علاقے کا بھی اور آپ کے علاقے کے لوگوں کا جو 'جینوئن' ڈیمانڈ ہے، جو Right ہے، اس کو ہم دیں گے ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، امجد صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی: میں جواب دیتا ہوں جی، میڈم سپیکر، میڈم سپیکر! میں محترم شاہ فرمان بردار صاحب کی بات کا جواب بھی دیتا ہوں جی اور وزیر خزانہ، وزیر خزانہ صاحب نے جو بھی باتیں کی ہیں جی، انہوں نے کہا ہے کہ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کروں گا، اس کا مطلب ہے کہ اس بیچارے کا کوئی اختیار ہی نہیں ہے، تو جب انہوں نے بات کسی اور سے کرنی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کام نے نہیں ہونا ہے۔ جیسا کہ کوئی کام آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں یا کسی کام کیلئے کسی مسئلے پر آپ کمیٹی بنا دیں، اس کام نے نہیں ہونا ہے، اسی لئے میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے وزیر خزانہ کو کہیں کہ اپنے سیکرٹری کو کہیں کہ ہمیں ایک ریلیز آرڈر آج دے دیں، مسئلہ ختم ہے جی، یہ تو اتنی کوئی بڑی بات نہیں ہے، اتنا کوئی بڑا مسئلہ تو نہیں ہے۔ یہ پیٹرولیم پالیسی ہے، ہمارے کوہاٹ ڈویژن کا حق ہے، ہم اپنا حق مانگ رہے ہیں، کوئی خیرات نہیں مانگ رہے ہیں، صوبے سے کوئی خیرات نہیں مانگ رہے ہیں، کوئی اضافی پیسے نہیں مانگ رہے ہیں۔ یہ اپنے سیکرٹری کو یہاں بلائیں اور ہمارا یہ مسئلہ آج بیٹھ کر یہاں حل کریں۔ جب تک آپ ہمارا مسئلہ حل نہیں کریں گے، میرا یہ احتجاج اسی طریقے سے جاری رہے گا جی۔ میں اپ سے حلفاً کہتا ہوں یا آپ مجھے اسمبلی سے باہر نکال کر پھینک دیں تب آپ اجلاس چلائیں، نہیں تو یہ میرا احتجاج چلتا رہے گا۔ کوہاٹ ڈویژن کی رائیلٹی جب تک آپ ریلیز نہیں کریں گی، آپ آدھے گھنٹے کیلئے اجلاس مؤخر کر دیں، چیمبر میں

بیٹھ جاتے ہیں، وزیر خزانہ کو کہیں کہ اپنے سیکرٹری کو بلالیں، ہمیں ایک لیٹر ایشو کر دیں کہ فنڈز ریلیز ہو گئے، مسئلہ ختم ہے جی، یہ اتنا بڑا کام تو نہیں ہے۔ سارے صوبے میں اربوں روپے دیئے جارہے ہیں، سارے حلقوں کو اربوں روپے دیئے جارہے ہیں اور ہمیں ہمارا حق نہیں دیا جارہا ہے، کیوں حق نہیں دیا جارہا ہے، وجہ کیا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: (شور و قطع کلامی) I have to carry on with my agenda لیکن باچا صاحب سے میں نے Promise کیا ہے تو باچا۔۔۔۔

(شور و قطع کلامی)

سید محمد علی شاہ: میډم سپیکر! صرف د دوئ د رائیلټی خبره نه ده، زمونږ هم۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ آپ نے جو کہا تو اس پر بات کرنی ہے؟

سید محمد علی شاہ: جی میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں جی، باچا صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی: میڈم یہ کیا بات ہوئی کہ منسٹر نے جواب ہی نہیں دیا، کوئی مسئلے کا حل ہی نہیں بتایا، آخر میرا پھر، میڈم سپیکر! میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، جب تک ہمارے کوہاٹ ڈویژن کی رائیلٹی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: صرف آپ کی رائیلٹی کا؟

جناب امجد خان آفریدی: تو یہ ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔

سید محمد علی شاہ: آپ کی رائیلٹی کی بات نہیں، ہماری بھی رائیلٹی کی بات کر رہا ہوں۔ میڈم، میڈم!۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: باچا صاحب!

سید محمد علی شاہ: میډم یواځې د دوئ د رائیلټی خبره نه ده، شکیل خان هم دا دے ناست دے جی، زمونږه د ملاکنډ هم د رائیلټی خبره ده جی۔ منسټر صاحب زما په خیال لاړو جی، مونږ سره هم یو لس پیرې کمټمنټ شوے دے جی، دا دے شکیل خان ناست دے جی خو مونږ ته هم چالیس پینتالیس کروړ کښې صرف دوه کروړه

ریلیز شوی دی نو چې څنګه د ده احتجاج دے، یو 'جینوئن' ډیمانډ ئے دے، دا سې زمونږ هم یو 'جینوئن' ډیمانډ دے، پکار ده چې مونږ ته هم د خپل ملاکنډ رائیلټی ریلیز میډم! اوشي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب، (مداخلت) مفتی جانان صاحب کے بعد۔

مفتی سید جانان: میډم! زه مختصره خبره کوم، دا ملګری، دا امجد خان چې دلته ولاړ دے، دا د ډیرې مجبورئ نه بعد ولاړ دے او دا مسئله زما هم ده، د امجد صاحب هم ده، د ملک قاسم هم ده او د محمد علی شاه باچا دلته چې څومره ممبران دی، د اکثرو ممبرانو دا مسئله ده۔ زما به دا درخواست وی چې دې ته د یوه کمیټی جوړه شي، یوه کمیټی د ورته جوړه شي خو ورځې تاسو ورته ورکړئ، لس ورځې وی پینځو ورځو کښې وی، دا روزانه دغه احتجاجونو نه به بچ شئ، دا مسئله به حل شي۔ منسټر صاحب، فنانس منسټر صاحب وس کښې به غالباً څنې خبرې نه وی، خو که کمیټی ورته جوړه شي، لس ورځې یا پینځه ورځې ټائم ورته ورکړئ، ان شاءالله العظیم چې کوموضلعو کښې تمباکو، ګیس او بجلی رائیلټی ده، ان شاءالله دا مسئله به ښه طریقې سره حل شي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب، جی شکیل، شکیل، شکیل آپ کا 'ویو پوائنٹ' تو آگیا نا، ملاکنڈ کا، جی شکیل، شکیل صاحب۔

جناب شکیل احمد (مشیر بہبود آبادی): میډم سپیکر، څنګه چې د کوهاټ ډویژن د ګیس د رائیلټی مسئله ده، دغه مسئله زمونږ د نیټ هائیډل د ملاکنډ تهری ده، مونږ ته 17-2016 کښې هم شیئر نه دے ملاؤ، Ten percnt زمونږ شیئر جوړیږی، څنګه چې باچا صاحب خبره اوکړله، او 18-2017 کښې هم نه دې ملاؤ او دا For the first time کیږی، اولنی درې کالو کښې به مونږ ته ستمبر اکتوبر کښې Hundred percent هغې کښې خپل شیئر ملاؤ شوے وو او ما درې پیرې چیف منسټر ډائریکټیو را واخسته او فټ بال رانه جوړ شوے دے، کله پی اینډ ډی ته لیټر اوړمه او کله ئے فنانس ته راوړمه، فنانس وائی پی اینډ ډی ته لاړ شه او پی اینډ ډی وائی فنانس ته لاړ شه، نو دا زمونږ د ټولو شریکه مطالبه ده۔ مونږ اضافي پیسې نه غواړو، د ملاکنډ د خلقو حق دے، هغه د مونږ ته ملاؤ شی میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: افکاری صاحب، تاسو خو پلیز منسٹر۔۔۔۔۔

جناب اعزاز الملک: میډم! زه صرف یو وضاحت کوم، یو وضاحت کوم، امجد آفریدی صاحب۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: افکاری صاحب! منسٹر صاحب ناست دے کنه۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب اعزاز الملک: میډم سپیکر! زه د امجد علی صاحب د دې خبرې تائید کومه، یعنی زه د دې خبرې قائل یمه چې په بلوچستان کښې کوم د علیحدګئ تحریکونه شروع کیږی، د هغې وجوهات هم دا دی، دوئ سره زه د دوئ په حق کښې یمه۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر ناست دے کنه۔

(شور)

جناب اعزاز الملک: هره ضلع کښې چې وسائل پیدا کیږی میډم سپیکر! (شور) د هغه ضلعې بنیادی حق دے او امجد علی صاحب چې کومه خبره کوی دا ٹھیک ده، د دوئ مطالبه 'جینوئن' ده خو دا د خدائے مسلمان د چا خبرې ته غوږ نه ایږدی۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر۔ (شور) فنانس منسٹر، فنانس منسٹر، پلیز آپ (شور) فنانس منسٹر، میری بات سنیں ذرا، میری بات سنیں، آپ فنانس منسٹر ایک کمیٹی بنائیں اور۔ (شور/ قطع کلامیاں) فنانس منسٹر۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ میڈم! (شور) میڈم سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں (شور) یہ نمبر گیم ہے اور یہ اپنے علاقے کے لوگوں کو ویسے خوش کرنے کی بات ہے، یہ بالکل سنجیدہ نہیں ہے اور میرے خیال میں اس کا نہ اپنے علاقے سے کوئی وہ ہے مجھے جو اندازہ ہے، یہ میرے خیال میں

مسئلے کا حل نہیں چاہتے، یہ ویسے اپنے علاقے کے لوگوں کو نمبر بنانے کیلئے صرف مائیک پر اور سکرین پر آنا چاہتے ہیں، اگر مسئلے کا یہ حل تلاش کرتے ہیں تو پھر میری بات سنو، اگر یہ مسئلے کا حل تلاش نہیں کرتے اور ویسے تقاریر کرتے ہیں، باچا صاحب نے بالکل ٹھیک بات کی ہے اور شکیل صاحب نے بھی بات کی ہے، مولانا صاحب نے بھی جو بات اٹھائی ہے، یہ پورے صوبے کی جہاں بھی رائیلٹی کی بات ہے، جہاں بھی شیئر کی بات ہے، یہ تمام علاقوں کے 'جینوئن' مسائل ہیں، 'جینوئن' پرابلمز ہیں، میں اس کے حق میں ہوں، ایک پارلیمانی کمیٹی اس کیلئے واقعی میں اس کو Constitute کرنے کی تجویز دیتا ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> پارلیمانی کمیٹی میں نے آج وہ کر دی ہے، پارلیمانی کمیٹی بنے گی، ہر ایک پارٹی سے ایک ایک ممبر، And you will be Chairing that.

<u>وزیر خزانہ:</u> بالکل، اس کے میں حق میں ہوں، جو بھی (شور) میری بات سنو نا جی، جو یہ ایوان مناسب سمجھتا ہے (شور) جو مناسب سمجھتا ہے، اسی ہی کے مطابق اور اگر یہ ویسے چیختے ہیں تو چیخنے دیں، اس کا کوئی نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ اس مسئلے کا حل نہیں تلاش کرتا ہے، نہ اس کی مسئلے کے ساتھ کوئی دلچسپی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب۔

<u>وزیر خزانہ:</u> اور نہ یہ اپنے عوام کے ساتھ مخلص ہے، (شور) ان کا کوئی پارلیمانی طریقہ ہے، یہ بالکل نہیں ہے (شور) اور میں اس کو اس لحاظ سے Condemn کرتا ہوں، بالکل میں اس کو Oppose کرتا ہوں، لیکن جو بھی مسئلے کا حل ہے، اس کیلئے ایوان جو بھی مناسب سمجھتا ہے، وہ مجھے منظور ہے۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> میڈم سپیکر! (شور) یہ ایوان پورے صوبے کا نمائندہ ایوان ہے، یہ پورے صوبے کا نمائندہ ایوان ہے، (شور) کسی ایک شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ پورے ایوان کو بلڈوز کر دے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ہاں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہاں پر پورے صوبے کے ایشوز آتے ہیں، اور ہم ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ آفریدی صاحب نے جو کہا، اپنا ملک صاحب نے کہا، شکیل صاحب نے کہا، Royalty is their right، اب یہ کہنا کہ ابھی یہاں پر سیکرٹری کو بلاؤ اور ابھی آرڈر کرو، ایسے کام نہیں ہوا کرتے، آپ سے میری درخواست ہے (شور) امجد صاحب، امجد صاحب! (شور) امجد صاحب! دیکھیں اس طریقے سے، اگر آپ اس طریقے سے کریں گے تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

Madam Deputy Speaker: Amjad Sahib! You have to listen.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: دنیا بھر میں ایسے اسمبلیاں (شور) نہیں چلتیں، میڈم! جو اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال نہیں کرتا، اس کو اٹھا کے باہر پھینک دو، یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک اسمبلی کو کوئی نہیں چلنے دے۔ آپ کے ایک ایشو کے اوپر کیوں ہم اسمبلی کو آدھے گھنٹے کیلئے بند کر دیں؟ (شور) ایسا نہیں ہو سکتا۔ (شور) آپ صرف پوائنٹ سکورنگ کر رہے ہیں، باقی آپ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ (شور) جب منسٹر کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی بناتے ہیں اور دو تین دن میں فیصلہ کرتے ہیں (شور) تو آپ نے ایوان میں بات کر لی، منسٹر نے جواب دے دیا، ہم سارے آپ کی سپورٹ کر رہے ہیں (شور) لیکن اگر آپ ایوان کا ماحول ویسے خراب کر رہے ہیں تو کیسے مسئلہ حل ہو گا؟ (شور) آپ سے درخواست ہے آپ تشریف رکھیں، یہ صرف کوہاٹ کا ایوان نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا ایوان ہے، (شور) یہ صرف کوہاٹ کا ایوان نہیں ہے، یہ پورے صوبے کا ایوان ہے، ہمیں بھی اپنے علاقے کی بات کرنی ہے، انہوں نے بھی اپنے علاقے کی بات کرنی ہے۔ (شور) آپ مہربانی کریں، دو تین دن کا موقع دے دیں، آپ موقع دے دیں دو تین دن کا، امجد صاحب! کسی پر تو یقین کریں آپ (شور) میڈم! پھر آپ کے پاس اختیار موجود ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس اختیار کو استعمال کریں یا پھر ایڈجرن کر دیں روز کی طرح۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی لیڈرز کی کمیٹی بنی ہے، یہاں پر کوئی آرڈر نہیں کر سکتا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ اپنی رولنگ دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آئٹم نمبر 5 (شور) صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب! پریولج موشن، پریولج موشن، صاحبزادہ ثناءاللہ۔

مسئلہ استحقاق

صاحبزادہ ثناءاللہ: تھینک یو میڈم سپیکر! بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ تحریک استحقاق 144 مورخہ 15/12/2017 کو میرا توجہ دلاؤ نوٹس جو کہ سٹینو گرافرز کی اپ گریڈیشن سے متعلق تھا اور جس بابت سٹینڈنگ کمیٹی نمبر 25 پہلے ہی رپورٹ اور سفارشات نافذالعمل کرنے کیلئے محکمانہ کارروائی کیلئے بھیجی جاچکی تھی اور حکومت نے ایڈوانس میں مبارکباد دیتے ہوئے چند دنوں میں خوشخبری سنانے کا عندیہ دیا اور ان سفارشات اور رپورٹ پر من وعن عمل کرنے کی یقین دہانی کرائی، کہ کچھ دنوں کے اندر اندر سٹینو گرافرز وغیرہ کی اپ گریڈیشن کردی جائے گی لیکن مورخہ 28 دسمبر 2017 کے اخبارات میں سات ہزار پانچ سو، 75 ہزار سرکاری ملازمین کی اپ گریڈیشن کی نوید میں سے سٹینو گرافرز غائب تھے، جس کی یقین دہانی مجھے فلور آف دی ہاؤس حکومت کی جانب سے دی گئی تھی جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس ایوان کی قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کو درخور داعتناء نہیں سمجھا گیا بلکہ مزید برآں اس مقدس ایوان میں بھی غلط بیانی کی گئی جو اس معزز ایوان کے شایان شان نہیں، نیز حکومت قائمہ کمیٹی کی سفارشات پر عمل نہ کر کے سٹینو گرافرز، پرائیویٹ سیکرٹریز کو ان کا جائز حق جو تین سال سے زیرالتواء ہے، کو محروم رکھنا چاہتی ہے جو کہ ان سرکاری ملازمین کے ساتھ سراسر زیادتی و ناانصافی ہے، لہذا میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

میډم سپیکر! که تاسو د دې خبرې چې دا کوم څه روان دی، دا هم د دې خبرې نتیجه ده، چې فلور آف دی هاؤس چې دا یو معزز ایوان دے، په دیکښې کمټمنټ اوشی، خبره اوشی، وزیر صاحب یقین دهانی ورکړی او خبره اومنی، نو په دې باره کښې د قرآن یو آیت دے۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یا یها الذین آمنوا، لما تقولون ما لا تفعلون، کبر مقتاً عند اللّٰه۔ زما دا خیال دے چې د دې قرآن د دې آیت نه روګردانی ده، چې دلته کمټمنټ کوی، خبره کوی چې مونږ به دا کار کوؤ او بیا دا کار نه کیږی، نو زما په خیال باندې د قرآن د آیتونو نه انحراف دا خلق

کوی، دا ظلم دے دا زیاتے دے، د دې وجې نه مونږ د مشکلاتو سره مخامخ شوی یو چې لکه څنګه نن دا امجد آفریدی صاحب لګیا دے احتجاج کوی، نور ملګری هم لګیا دی احتجاج کوی، دا خو تېرېږی بنچز خلق دی نو تاسو د دې نه اندازه اوکړئ چې زمونږ به څه حال وی، زمونږ د اپوزیشن به څه حال وی؟ چې مونږ دلته راشو دلته خبره اوکړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب! د دې جواب، عارف صاحب۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ میڈم۔ میڈم! یہ ثناءاللہ صاحب نے کہا کہ یہ پہلے بھی بات ہوئی تھی اور یہ باقاعدہ یہ 2012 میں یہ جو کیڈر کا کہہ رہے ہیں، یہ کیڈر جو ہے 2012 میں یہ سٹینو گرافرز کا کیڈر بنا تھا، سٹینو گرافرز اور یہ جو پی اے/پی ایس کی بات کر رہے ہیں، اس میں پھر یہ ہوا کہ انہوں نے باقاعدہ یہ اسٹیبلشمنٹ کو بھیجا، اسٹیبلشمنٹ نے یہ فنانس کو بھیجا، فنانس میں اس کی باقاعدہ کمیٹی بنی، وہاں پر کمیٹی بیٹھی اور انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ 2012 میں بنا تھا تو اس کی جو اپ گریڈیشن ہوتی ہے، یہ دس سال اپنا ایک ٹائم ہوتا ہے، دس سال بعد پھر اس کا ایک سسٹم ہوتا ہے، اس کے مطابق ہوتی ہے اور انہوں نے پھر اپنی Observation لگا کر دوبارہ اسٹیبلشمنٹ کو واپس بھیجی ہے تو اس میں پھر چیف منسٹر صاحب کے ساتھ تین چار میٹنگز بھی ہوئی ہیں تو انہوں نے بھی کہا ہے کہ اس کیلئے ایک بنا بھی رہے ہیں، ڈائریکٹ انیس گریڈ کی ایک آسامی بھی پیدا کر رہے ہیں کہ یہی جو پی اے یا پی ایس ہیں، ان کو انیس گریڈ دیا جائے، تو وہاں پر بھی ان کی بات چل رہی ہے۔ دوسرا ان کو پی ایم ایس میں آنے کیلئے جو پراونشل ہوتا ہے، اس میں بھی آٹھ پرسنٹ کا کوٹہ ہے تو وہ اس کوٹے میں بھی ان کو وہ کر رہے ہیں۔ میڈم! ان کی چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بھی میٹنگز ہوئی ہیں، تین میٹنگز وہاں پر بھی ہوئی ہیں، اسی مہینے ہوئی ہیں، انہوں نے ایک باقاعدہ انیس گریڈ کی ایک آسامی بھی بنا رہے ہیں اور دوسرا ان کو پی ایم ایس میں بھی آٹھ پرسنٹ کوٹہ دیا اور ان کا 2012 میں یہ کیڈر ایشو ہوا ہے، ان کے جو اپنے رولز، Organization Method جو رولز ہیں، اس کیلئے ان کو لکھا گیا ہے تو انہوں نے بھی یہ جواب دیا ہے کہ چونکہ 2012 میں بنتا ہے تو ان کو ابھی فی الحال اس میں نہیں کر سکتے، ان کا اپنا جو پروسیجر ہے اس کے مطابق ان کو کرینگے جی۔ شکریہ جی۔

Madam Deputy Speaker: What do you suggest them?

کیا Suggest کرتے ہیں آپ؟

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم! اگر اس کو پھر بھی یہ اعتراض ہے، اگر کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں تو بالکل ٹھیک ہے، آپ کمیٹی کو کر دیں، وہاں پر بیٹھ کر کر لیں گے، قائمہ کمیٹی کو، تھینک یو جی۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned.

انیسہ بی بی! ٹھیک ہے لیکن اس میں تو پارلیمانی کمیٹی بن گئی تھی نا، چلیں انیسہ بی بی کو، انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! اگر اس میں پارلیمنٹری کمیٹی کو بنائیں گے، وہ لمبا ٹائم ہے، میں چاہتی ہوں، سارے ممبران ہیں، اس میں صرف امجد خان کی کوہاٹ ڈویژن نہیں بلکہ ملاکنڈ کا بھی ہے، دیگر یہ ٹوبیکو سیس کا معاملہ بھی ہے، ان کا بھی ہے، باقی جہاں جہاں، میں یہ کہتی ہوں کہ منسٹر فنانس کو اگر اس وقت چھوڑا جاتا، ان کی بات کسی نے نہیں سنی، وہ اگر یہ ایشورنس دے دیں ہاؤس میں تو دو دن ان کو دے دیں، ہم سب سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ Friday تک انتظار کر لیں، حکومت کا Response یہ لے آئیں گے اس میں نہ اتنی لمبی کمیٹی کی ضرورت ہے، سارے معاملے کا بھی پتہ ہے، پارلیمنٹری کمیٹی بیٹھے گی، بات پھر Delay ہو گی، اگر حکومت کے بس میں ہے یا اگر نہیں ہے تو There must be a cogent reason for it کہ کیوں نہیں رائیلٹی؟ تو Automatically ایک گارنٹی ہے Constitutional، تو اس لحاظ سے میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو دو دن دیں، Friday تک جب اجلاس ہوگا، اس سے پہلے یہ کوئی نہ کوئی جواب لے آئیں گے اور اس کے بعد پھر آئندہ آپ دیکھ لیں کہ جس طرح بھی، یہ حکومت کوئی Clear response دے، صرف Recommendation نہ دے، چونکہ اس میں سی ایم ڈائریکٹوز بھی ہوئے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے، کون اتنا پاورفل ہے کہ سی ایم ڈائریکٹوز کے باوجود وہ پیسہ ریلیز نہیں کر رہا؟ نہیں نہیں، وزیر خزانہ صاحب جو ہیں ان کی تو ہمدردی ہے، ہمیں پتہ ہے انہوں نے خود بتایا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بات کرنے کا مزہ تو تب ہوتا ہے کہ جو Point raise کرنے والا بات تو سنے نا، تو وہ Clarification کی طرف نہیں جاتے، ویسے وہ آوازیں اٹھاتے ہیں تو اپنی جگہ پر جو میڈم نے بات کی بالکل ٹھیک بات کی اور اسی پر ہم جائیں گے ان شاءاللہ اور اسی طرح ہم کوشش کریں گے کہ دو تین دن کے اندر اس کیلئے ہم Consensus develop کریں اور ان کو ہم بٹھائیں گے جی اور اس کے مسئلے کے حل کیلئے ان کے ساتھ بیٹھ کے ہم بات کریں گے لیکن ان کو بھی تھوڑا سا، امجد صاحب! آپ کو Friday تک، تو میں امجد صاحب کو صرف پشتو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ:

ے چې د زلمو نه پورا نه شوه کرانه وطنه جینکۍ به د کتی

بات تو یہ ہے کہ ان سے تھوڑا سا سیکھیں، میں Consensus develop ہونے کے بعد امجد صاحب! آپ کا مشکور ہوں، آپ نے بات کی اور ان شاءاللہ یہ بات آگے لے جائیں گے ان شاءاللہ۔

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: There are some leave applications. Mehmood Ahmad Bittani Sahib, Alhaj Saleh Muhammad Khan, Mian Zia-ur-Rehman, Sardar Zahoor Ahmad, Alhaj Abrar Hussain, Iftikhar Ali Mashwani, Haji Anwar Hayat Khan, Mst. Naseem Hayat, Azam Khan Durrani, Imtiaz Shahid, Sardar Muhammad Idrees and Mst. Zareen Zia.

Is it the desire of the House that leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: Okay. Leave is granted. Call attention, item No. 7, please. Sahibzada Sanaullah.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! شکریه، لږ صبر او کړه جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر، 1322 میں وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں کرش پلانٹوں پر پابندی لگائی ہے جو کہ ملاکنڈ میں پہلے سے انتہائی نامناسب حالات ہیں یعنی ہماری بے روزگاری، زلزلہ اور طالبانائزیشن کی

وجہ سے متاثر ہو چکا ہے۔ کرش پلانٹوں کی بندش سے ہزاروں غریب لوگ بے روزگار ہو چکے ہیں، تعمیراتی کام بند ہو رہے ہیں، پورے ملاکنڈ ڈویژن کے عوام میں کرش پلانٹس بند ہونے سے انتہائی تشویش پیدا ہوئی ہے، لہذا حکومت مالکان سے گفت و شنید شروع کر کے کرش پلانٹوں کو چالو کرنے کے احکامات جاری کرے۔

میڈم سپیکر، پورے پاکستان کو معلوم ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن پہلے سے انتہائی نامناسب حالات سے گزر چکا ہے لیکن بد قسمتی سے صوبائی حکومت نے ایک بہانہ بنا کر سپریم کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے پورے صوبے میں اور خصوصاً ملاکنڈ ڈویژن میں کرش پلانٹوں پر پابندی لگائی ہے۔ میډم سپیکر! د سپریم کورټ چې کومه فیصله ده، دا دوئ یو بهانه جوړه کړې ده، حقیقت دا دے چې د سپریم کورټ فیصله ډیر واضحه ده چې هغه د اسلام آباد د پاره خصوصاً وه چې هلته په آبادۍ کښې دننه، چې هلته په آبادۍ کښې دننه کرش پلانټونه جوړ شوی وو نو د هغې نه آلودگی خوریده په دې وجې باندې هغوی هلته یو فیصله اوکړه، هغه فیصله ئے اوس د ملاکنډ ډویژن د عوامو د کرش پلانټ چې چونکه زمونږ ټول دار و مدار په کرش پلانټو باندې دے، د سعودی عرب حالات تباه و برباد کړو، حکومت د هغې څه تپوس اونکړو، اوس د کرش پلانټو په بهانه باندې زمونږ ټول مزدوران غریبانان خلق چې د هغې سره Related ټرانسپورټ هم دے، د هغه علاقې د خرڅ کوم غرونه چې وو، هغه ګټې به کټ کیدے او هغه به کرش جوړیدو، هغې باندې پابندی لګولې ده نو زمونږ بې روزګاری حد ته اورسیده، په دې وجه باندې زما حکومت ته دا درخواست دے او دا کال اټینشن د بخت بیدار خان هم دے او دا زما خیال دے چې د ټول ملاکنډ ډویژن د ایم پی ایز د هغې سره تعلق ساتی، دا د ټولو، د هغوی هم مشترکه ده، مهربانی اوکړئ چې کومه خبره تاسو روانه کړې ده دا حکومت بیوروکریسی تاسو غلط بریف کوی، حقیقت دے که نه دے کوم څه چې سپریم کورټ لیکلی دی، مونږ داسې وایو چې د هغه خلقو سره تاسو کښینئ، هغوی ته واضح یو پالیسی ورکړئ، هغوی چې کله لاړ شی، یو ډیپارټمنټ ته لاړ شی نو هغوی ورته وائی د دې زمونږ سره څه تعلق نشته، ډپټی کمشنرانو او اے سی ګانو تحصیلدارانو د انکم یو نوې ذریعه جوړه کړې ده، چې څوک ئے خوښ وی هغوی ته وائی چې د شپې ئے کهلاؤ کړه، چې د

چا نه پیسې اخلي وائي د شپې ئے کهلاؤ کړه او د ورځې ئے بند کړه، مونږ دا سې وايو چې د خدائے د پاره په دغه عوامو باندې رحم اوکړئ، په دغه خلقو رحم اوکړئ او د دوئ دا کرش پلانټونه کهلاؤ کړئ، ترقیاتی کارونه بند شول د هغې د وجې نه-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے تھینک یو جی، تھینک یو۔ عارف صاحب! جواب دیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: شکریہ میڈم۔ میڈم! یہ جو ثناءاللہ صاحب نے، صاحبزادہ صاحب نے کہا ہے میرے خیال میں جواب تو اس کا بڑی ڈیٹیل میں ہم لوگوں نے بتا بھی دیا اور لکھا بھی ہوا ہے اور بڑی آسان اردو میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ یہ سپریم کورٹ نے باقاعدہ اس کے اوپر سوموٹو لیا تھا اور مختلف علاقوں کے اوپر، مارگلہ، ایبٹ آباد اور مختلف اس میں کہا تھا کہ یہ جو Illegal mining ہو رہی ہے اور کٹنگ ہو رہی ہے درختوں کی، سپریم کورٹ نے اس کے اوپر سوموٹو لیا تھا، یہ بالکل ٹھیک ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر کہیں پر غیر قانونی کام ہو رہا ہے تو میرے خیال میں ثناءاللہ صاحب بھی اس کو Favour نہیں کریں گے۔ اس کے اوپر جب یہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہوا تو اس میں چیف سیکرٹری صاحب نے باقاعدہ سب، جتنے بھی ہیں کے پی میں، سب کو یہ آرڈر کیا کہ جہاں پر بھی غیر قانونی کام ہو رہے ہیں ان کو بند کیا جائے، قانونی کیس کہیں پر بھی نہیں ہوا اور اس میں ایک تو یہ تھا کہ Distance کا مسئلہ تھا، وہ پھر ہماری کیبنٹ میں مشتاق غنی صاحب بھی اور یہ بھی ان کے ممبر ہیں تو اس میں ہوا تھا کہ Distance اور یہ سپریم کورٹ نے بھی یہ بات کی ہے کہ جو غیر قانونی ہو رہا ہے اس کو بند کیا جائے اور دوسرا یہ ہے کہ مائننگ میں ان کے پتھروں کا مسئلہ تھا کہ وہ آتے تھے باہر تو اس میں کہا تھا کہ یہ جو آبادی ہے، جو شہری آبادی ہے اور دیہی آبادی ہے ان کو اس میں تکلیف ہے، Complaints ان کی طرف سے آرہی ہیں، جہاں پر مائننگ ہو رہی ہے، یہ عوام کی طرف سے Complaints آئی تھیں، اس کے اوپر یہ کارروائی ہوئی تھی۔ اس کے اوپر ہم نے، پھر باقاعدہ کمیٹی بنی، کمیٹی نے فیصلہ کیا، یہ 19 جنوری 2018 کو اس میں فیصلہ ہوا، یہ دوبارہ 15 جنوری 2018 میں باقاعدہ اس کیلئے Distance مقرر کیا گیا کہ دیہی آبادی ہے اس کو کتنے Distance میں وہاں پر مائننگ ہونی چاہیئے اور یہ کرش پلانٹس ہونے چاہئیں۔ دوسرا یہ شہری آبادی ہے، اس کے اوپر کتنا Distance اس میں دونوں کی ڈیٹیل لکھی ہوئی ہے، اس میں جو دیہی آبادی ہے اس کو تین سو میٹر کے

فاصلے پر رکھا گیا ہے کہ اس کے قریب کہیں پر یہ مائننگ یا یہ کرش پلانٹس نہیں ہونے چاہئیں۔اس طرح شہری آبادی پانچ سو میٹر اس میں رکھا گیا ہے اور اس کے اوپر باقاعدہ عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ یہ ٹوٹل آپ کے 1035 یہ کرش پلانٹس اور یہ تھے۔اس میں جو آدھے تھے میڈم وہ بالکل کسی قانون کے بغیر ہی چل رہے تھے، کسی کے پاس ان کی این او سی نہیں تھی، یہ انوائرمنٹل پروٹیکشن ایجنسی ہے ان کا بھی ان کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا اور اس کے بغیر وہ چل رہے تھے۔ یہ 1035 میں سے ابھی تک جو انہوں نے لائسنس دیئے ہیں 378 کو یہ باقاعدہ کھول دیا گیا ہے اور اپنا کام کر رہے ہیں اور باقی کو بھی ہم کہتے ہیں کہ آجائیں آپ اپنا لائسنس لیں، این او سی لیں اور اپنا کام کریں۔ ہماری طرف سے کوئی نہیں ہے جو قانونی Criteria ہے وہ پورا کریں، جو Distance ہے وہ پورا کریں، ہم بالکل ان کو کھول دیتے ہیں۔ قانون کے مطابق یہ آئیں اور وہ ان کے آدھے سے زیادہ کھل گئے ہیں اور باقی بھی کھل جائیں گے ان شاء اللہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی او کے، بھئی! اس طرح ہے نا کہ سب Related اگر کریں تو ہاؤس بہت ہے، بہت لوگ Wait کر رہے ہیں۔ایک منٹ جی، جواب۔۔۔۔۔

جناب محمد علی: ہمیں پورا جواب نہیں ملا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جواب، او کے، محمد علی۔

جناب محمد علی: شکریه میډم سپیکر۔ میډم سپیکرا د ثناء الله صاحب چې کوم کال اټینشن دے ، ستاسو توجو غواړم میډم سپیکر، میډم سپیکر! د ثناء الله صاحب چې کوم کال اټینشن دے نو هغه خپل په ځائې باندې دا وائی چې د ملاکنډ ډویژن د اسلام آباد ، ایبټ آباد ، پیښور، نوښار او چارسده په جغرافیائی لحاظ باندې د زمکې او د آسمان فرق دے ، تاسو د دیر یئ مردان او دا د پیښور علاقې دا پلین ایریاز دی، دلته یو خو سپریم کورټ وائی چې غیرقانونی مائنز او په دې پابندی هغه خو مونږ هم منو چې Illegal هم نه دے سپورټ کوی، نه زه او نه بل، په دیکښې میډم سپیکرا هغوی چې کومه فیصله کړې ده، په دیکښې یو ئے وئیلی دی چې د آبادئ نه به دا دومره لرې وی، مخکښې یو کلومیټر وو او اوس پانچ سو میټر دے ، په هغې هم د خلقو هیڅ مسئله نشته۔ تاسو دې دیر ته تلی یئ، په کوم ځائې کښې چې سیند دے او روډ دے د دې په مینځ کښې په دې فاصله باندې

اعتراض دے میډم! اوس که پیښور او مردان، نوښار او چارسده پلین ایریا ده، که ته په دیکښې یو فاصله کیږدې چې د سیند او د روډ په مینځ کښې دومره فاصله، هغه خو Possible ده، اوس په دیر سوات او شانګله او چترال او بونیر کښې Ups and downs دی، هغه غرونه دی نو هلته ته دا فاصله څنګه جوړوې چې دا د سیند او د روډ په مینځ کښې دا فیصله وی، نو هغه دې اسلام آباد باندې لاګو کړی او دوئ لاګو کړې ده په ملاکنډ ډویژن، یو خو Already خلق د بیروزګارئ د وجې خود کشئ ته تیار دی او دا د خلې نه د نوړئ اخستو مترادف ده، ټول کرش پلانټس بند شو او خلق احتجاجونه کوی، په یو یو کرش پلانټ کښې میډم! دیرش او پنځوس لیبرز دی، د هغوی خاندانونه تباه شول نو په دې جواب کښې، دا مبهم دے، دوئ ځان پوهه کوی نه او د خلقو روزګار ئے خراب کړو ټول۔

Madam Deputy Speaker: Anisa Bibi, you were the previous Minister, can you explain please, Anisa Bibi.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو میم۔ بنیادی طور پر میڈم! یہ بڑا Important issue ہے، اس پر میں جس طرح کہ سپیشل اسسٹنٹ صاحب نے کہا، پبلک کے Grievances پر یہ سارا ایشو ہوا تھا۔ اصل پرابلم یہ ہوتا ہے کہ جب تک ریگولیٹ نہیں ہوگا سسٹم، اور یہ تینوں ڈیپارٹمنٹس کو ملا کے مائننگ، انڈسٹریز اینڈ انوائرمنٹ کو ملا کے کمیٹی بنائی گئی تھی ڈسٹرکٹ لیول پر تاکہ وہ دیکھیں کیس ٹو کیس بیسز پر اور اپنے لاز کو بھی آپس میں Conformity میں ملائیں۔ ابھی سپریم کورٹ نے ایک نوٹس لیا ہے جس میں اب تقریباً سبھی Activate ہو گئے ہیں۔ ہم نے تو کوشش کی تھی کہ ان کو ریگولیٹ کیا جائے، ایریا کے مطابق، ضرورت کے مطابق، Illegal جو ہیں Terms جس طرح کہ اب منسٹر صاحب نے بتایا اگر وہ ہیں، وہ سامنے اپنا لے جائیں۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو سب آپ کی Ecology کو نقصان دے دیتے، پلوں کے نیچے سے کرش کا اپنا سامان لے رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ Pillars damage ہو رہے تھے۔ Rivers اپنا سارا وہ Course چینج کر رہے تھے وہ بیٹھے ہوئے تو اس چیز کیلئے یہ Cognizance لیا گیا ہے، اس پر ایکشن لیا گیا ہے۔ میڈم، اس پر میرا خیال ہے جو Already ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے، یہ تینوں ڈیپارٹمنٹس کی ڈسٹرکٹ لیول پر کمیٹی ہونی چاہیئے اور اس کے مطابق ان کے لاز کی آپس میں مطابقت ہونی چاہیئے۔ مثلاً

کوئی بھی مائننگ ہے، وہ کتنی پبلک انسٹالیشن سے تین سو میٹر کے اندر نہیں ہو سکتی، کوئی کھمبہ ہے، کوئی آپ کی بلڈنگ ہے، کوئی تار جا رہی ہے، کوئی کنواں ہے، کوئی ٹیوب ویل ہے، کوئی سکول ہے، کچھ بھی، اس کے تین سو میٹرز سے کم فاصلے پر مائننگ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح کرشر زپلانٹس کیلئے بھی ایک کلو میٹر تھا لیکن افسوس یہ ہے کہ جب یہاں ایک کرشر پلانٹ لگتا ہے تو لوگ اس کے بعد وہاں پر آ کے گھر بنانا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے کچھ عرصے بعد وہ کرشر پلانٹس It becomes, whether it is located right in the middle of that your public dwellingاس کیلئے نقصان دہ ہوتا ہے، اس کیلئے بھی ہمیں جو ٹاؤن پلان ہیں اس کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ایک کرشر پلانٹ کو اجازت ملتی ہے تو اس کے ایریاز کے اندر نہیں ہونا چاہیئے، تو I think گورنمنٹ جو ہے انہوں نے صحیح ایکشن لیا ہے اور جہاں تک تعلق ہے محمد علی خان اور صاحبزادہ صاحب کا جو Case to case basis پر یہ ہونا چاہیئے، سپریم کورٹ نے بھی یہی کہا ہے، آنریبل سپریم کورٹ نے کہ آپ ریگولیٹ کریں اور Illegal mining اور Illegal crushes کو بند کریں تو ان کو Legalize کیا جا سکتا ہے ڈسٹرکٹ لیول پر۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you for the help. Ji, Sahibzada Sahib.

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: میڈم! د عارف وږور خبره ټهيک ده، وه ٹھیک کہتے ہیں لیکن په پښتو کښې هغه يو دغه اووئيل چې يو بادشاه د ښار ناپرسان والا قصه جوړه کړې ده۔ دوئ د سپريم کورټ دا فيصله داسې کړې ده لکه هغه يو بادشاه وو، هغه وئيل، چرته غلا شوې وه، وئيل ئے غل اونيسئ، دا ئے او نه وئيل چې فلانکے غل دے، دا پهنده چې د چا په مرئ کښې برابر وی، هغه ئے رااونيو، هر سړے ئے راوستو او پهانسی کولو ئے، دوئ هغه چل کړے دے، دې حکومت، مونږ دا نه وايو چې غيرقانونی کار د اوشی، زمونږ کرش پلانټونه دومره غټ نشته کوم چې په مارګله کښې دی يا په دې ښارونو کښې غټ غټ جوړ دی-----

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Sahibzada Sahib! Anisa Bibi Very clearly said that they should be three, like-----

(Interference)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Three-----

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: میڈم! میڈم! زما درخواست واورئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زہ د میډم سره Agree کومه خو د ضلعې په سطح باندې د ورله دا درې ډیپارټمنټس دی، درې واړه د ورله ورځ ورکړی په میاشت کښې چې لاړ شی چې هغه Visit کړی، اوئے گوری، بدقسمتی دا ده۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دغه خو زه وایمه کنه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: بدقسمتی دا ده چې د دې ځلور میاشتې اوشولې چې په دې ایشو باندې مونږ لگیا یو، خو څه عمل درآمد پرې کیږی نه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف، عارف، بس نورو خبرو له ضرورت نشته ډیرو له ،ټائم ډیر کم دے ، مازیگر مونږ هم پکښې لاړو، خبره دا ده چې دا درې کمیټۍ چې دی کوم چې انیسه بی بی اووئیل، Sorry, what do you call it, three sort of departments you know, they should sit together، ته دغه کړه Because کنه، د سی ایم ډیپارټمنټ دے او دا you are representing C.M You go ahead with that, Okay, next, ji Karim Khan, Karim Khan

جناب محمود جان: میډم! زما خبره واورئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کریم خان نه پسته تاله راځم خو محمود خان! ستا، محمود جان ستا چې کوم پوائنټ دے ، هغه به دغه سره ځی، محمد علی سره به ځی جی۔

جناب عبدالکریم خان: تهینک یو میډم۔ میډم! تاسو ډیره ښکلې خبره اوکړه او د فنانس منسټر صاحب توجه غواړمه، دا کومه کمیټی چې جوړیږی نو په دیکښې د نیټ هائیډل پرافټ دا خبره شوه، د آئل اینډ گیس دا خبره شوه، زمونږ د صوابئ 368 ملین روپۍ د ټوبیکو سیس Outstanding دی نو هغه د هم دې کمیټۍ کښې شامل کړې شی چې مونږ هم پکښې As a member شریک شو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه دا اوسنئ کمیټی خو د منرل ده۔

جناب عبدالکریم خان: نه نه جی، فنانس منسټر چې کومه۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Previous one?

جناب عبدالکریم خان: اؤ جی، هغې کبنې، هغې کبنې، هغې کبنې دې ټوبیکو سیس په دغه باندې، دا د هم پکښې 368 ملین زمونږ د صوابئ-----

(قطع کلامی)

Madam Deputy Speaker: Okay ji, فنانس منسٹر صاحب! اس کو ایڈ کرلیں Okay, done, thank you very much, done. (Pandemonium) Please, it is important because today is a very hectic day, I have got business I have got a lot of business دا ایجنډا بزنس ما ته دومره پرت دے I have to finish this Muhammad Ali

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تا ته راځم فخر اعظم، جی محمد علی۔

جناب محمد علی: شکریہ میڈم سپیکر! میں رول 124 کو قاعدہ 240 کے تحت معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Is it desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Okay carry on, Muhammad Ali.

قرارداد

(خلیجی ممالک میں پاکستانیوں کو درپیش مشکلات)

جناب محمد علی: تھینک یو میڈم سپیکر! میں سارے آنریبل ممبرز سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن ذرا غور سے پڑھ لیں کیونکہ مجھے خیال نہیں ہے کہ یہ جو ریزولیوشن میں پیش کر رہا ہوں ایسا ممبر یہاں پہ موجود نہیں ہے جو ان کے حلقے سے بھی تعلق نہیں رکھتی ہو، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ چونکہ سعودی عرب میں لاکھوں پاکستانی محنت مزدوری کیلئے مقیم ہیں اور آج کل بے شمار مسائل کا سامنا کر رہے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

کفیلوں کی طرف سے پاکستانی مزدوروں کے ساتھ ظالمانہ رویہ ہےاور ہر مزدور سے سالانہ سولہ سے بیس ہزار ریال فیس لے رہے ہیں جو کہ سراسر ظلم ہے۔ جو کوئی مزدور وفات پاتا ہے ان کے پاکستان لانے کا طریقہ کار انتہائی پیچیدہ ہے، کو آسان بنانا، ہزاروں پاکستانی جیلوں میں پڑے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، لاکھوں پاکستانیوں کیلئے ریاض میں سفارت خانہ اور جدہ میں قونصلیٹ ہے جو کہ ناکافی ہے جس سے لوگوں کو کافی مشکلات ہیں، نظامی اور غیر نظامی میں کوئی فرق نہیں ہے، اقاموں اور دیگر قانونی دستاویزات کے باوجود لوگوں کو پکڑتے ہیں اور پھر رشوت لے کر رہا کرتے ہیں، سعودی حکومت کی طرف سے خارجہ لوگوں کیلئے قانون میں کوئی لچک نہیں ہے جس سے مزدور بہت پریشان ہیں۔ کفیل مزدوروں سے لاکھوں روپے مزدوری کے پیسے اپنے پاس رکھتے ہیں اور سالوں سے بیچارے ٹوکریں مارتے ہیں مگر سعودی حکومت کی طرف سے کفیلوں پر کوئی گرفت نہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ مذکورہ بالا مسائل پر مرکز وزارت خارجہ کے ذریعے سعودی حکومت سے مذاکرات کرے اور لاکھوں پاکستانی مزدوروں کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی لے۔ میډم سپیکر! چونکه دا ریزولیوشن اسمبلئ ته مونږ راوړے دے خو په دې به زه یو دوه درې منټه خبره کومه۔زمونږ میډم سپیکر! د خیبر پختونخوا خاصکر خومره چې زمونږ خلق په سعودی عرب کښې دی، زه Recently لاړمه عمرې له، تاسو هم لاسټ ایئر زما په خیال تلی وئ د سعودی عرب او د یو اے ای په وزټ باندې وئ، زمونږ د دې پاکستان او د خیبر پختونخوا د معیشت مین انحصار او دارومدار دا د سعودی عرب په دې مزدورانو باندې دے، زمونږ د کور د کچن نه واخله تجارت، کاروبار، بازار، روزګار دا ټول په دې سعودی عرب، په دې معامله باندې روان دے میډم سپیکر! افسوس خبره دا ده چونکه دا ایشو د دې اسمبلئ سره خو به تعلق نه وی خو زمونږ خو ریکویسټ دے مرکزی حکومت ته چې مونږ خو ورته دا ژړا فریاد پیش کړو، خو زه افسوس په دې کوم چې کاش چې د پاکستان د وزیراعظم بچے هم په سعودی عرب کښې د ټاټکی مزدوری کولے، د صدر بچی هم مزدوری کولے، د وزیراعلیٰ او د ګورنر بچی هم کولے او د دې ایم پی اے ګانو او د ایم این اے ګانو بچو هم په سعودی عرب کښې مزدوری کولے نو نن به زما د سعودی عرب هغه مزدور چې کوم بیس

بائیس لاکھ خلق په سعودی عرب کښې نن خود کشئ ته تیار دی، نن په چغو ژاړی، نن د چاسره د کرائې پیسې نشته چې هغه ځان له ټکټ راواخلی او راشی خپل دې بچو ته، خپل دې خاندان ته،یو یو سړی میډم سپیکر! په لکھونو روپئ قرض کړی دی او په سعودی عرب کښې ناست دی او نن د هغه ځی هغه حالات، نن د بنګله دیش سفارت خانه خپل د خلقو تپوس کوی، د انډیا سړے کوی، د سری لنکا کوی، نیپال کوی، د نورو ملکونو خلق ځی او هلته د سعودی عرب حکومت سره کښینی او د خپلو خلقو مسئلې بیانوی خو نن په سعودی عرب کښې دیو سپی تپوس کیږی، د سپی خو زما او ستا د پاکستانی د مزدور تپوس نه کیږی چې دے په کوم عذاب کښې نن هلته دے۔ زه سعودی عرب ته لاړم میډم سپیکر! په خدائے یقین اوکړئ د سعودی عرب په جیلونو کښې کوم خلق پراته دی، جیلونو کښې ته نن بازار ته لاړ شه، په بازار کښې په دکان کښې د ټیپر قدر به وی خو هغه زما او ستا د هغه مسلمان او د پاکستانی او د او دغه د پاکستان د خلقو دا تپوس نه کیږی چې دا خلق دے۔ د سړی یو کال قید سزا ده ته سعودی حکومت اوروليې ده، دوه کاله، دے په کوم قانون تحت څلور کاله هلته قید سیوا خوړلے دے ،پینځه کاله د هغه د قید کیږی، د پاکستان د حکومت د طرفه د هغه سعودی عرب د هغه مزدور تپوس نشته۔ میډم سپیکر!زما او ستا او زمونږ د عام Terminology کښې ورته آزاده ویزه وایو Eighty percent خلق اتیا فیصد خلق په آزاده ویزه باندې هلته دی، سعودی عرب حکومت خپل کفیل ولې په دې نه پابند کوی میډم سپیکر! چې هغه ویزې یو یو کفیل له ئے درې سوه او څلور سوه ویزې ورکړی دی، سعودی عرب حکومت د خپل کفیل نه ولې تپوس نه کوی چې تا د ډرائیورئ په ویزه باندې سړے راغوښتے دے، په مزدورئ د راغوښتے دے، په واچ مین د راغوښتے دے، دګبین د شهد د موچو فارم د پاره د راغوښتے دے، مزارعې د پاره د راغوښتے دے، دا خلق چرته دی، دا زما او ستا غریب ورور کفیل له هم شل زره ریاله ورکوی، حکومت له هم پینځه زره ریاله ورکوی، بیا ظلم انتها دا ده میډم سپیکر! چې کوم کفیلانو خلق بوتلی دی، یو یو کفیل زما او ستا د ورور نه زما اوستا د بچی نه یو لاکھ ریال ئے نیولی دی، پنځوس زره، اتیا زره د سعودی عرب قانون دا دے میډم! پاکستانې سړے

په خپل نوم روزګار نشی کولے ، هغه چې روزګار کوی د عربی په نوم باندې ئے کوی ، زمونږ خلقو یو یو سړی په سعودی عرب ، یو زنانه ده کفیله ده ، زما د دیر یو سړی نه ئے سات لاکھ ریاله ترې نیولی دی ، سات لاکھ د هغه نه میډم سپیکر!

ځلور پینځه کروړه روپئ جوړیږی-----

Madam Deputy Speaker: Okay Muhammad Ali, Muhammad Ali, you are

جناب محمد علی: د دیر بل یو سړے ، میډم سپیکر! زه Conclude کومه ، بل سړے مونږ سره ملاؤ شو چې زما نه ئے ایک لاکھ ستر هزار ریال عربی نیولی دی ، هلته که زمونږ خارجه سعودی عرب ته ځی حکومت سره نشی کښیناستې ، کفیل سره نشی کښیناستې ، زما روپئ تا په کوم قانون کښې نیولې دی؟ هغه د ده خلاف ځی سعودی ایمبیسئ کښې یا سعودی عرب حکومت ته کمپلینټ کوی د یو پاکستانی به په عربی پیسې وی ، هغه ترې د خپلو پیسو تپوس کوی نو لس کاله هغه ته هلته سزا آورئ۔ میډم! بل ظلم درته زه اوو ایمه ، نن په سعودی عرب کښې چې کوم لیبر مزدوری کوی هغه هلته مړ شی یا په ایکسیډنټ کښې یا چرته شل چهته اوچت یو کوازه باندې ولاړ وی ، لاندې پریوځی مړ شی او د دې سړی په اقامه باندې مسئله وی ، میډم! ډیر د افسوس خبره ده سړے به هلته په سلاجه ورته وائی ، که څه بلا ورته وائی دا چې کوم دوئ ورته فریج وائی مرده خانه کښې ، دا زما او ستا دا مړے به هلته پروت وی او سعودی حکومت به وائی ورشه د ده اقامه Renew کړه ، مړے وی ، سړے په لاش باندې به 20 هزار ریال ورکوی ، پاکستانی شپږ لکهه روپئ جوړیږی ، څو پورې چې تا په دې لاش باندې شپږ لکهه روپئ نه وی ورکړې دا به د سعودی عرب په دغې مرده خانه کښې پروت وی ، دا پاکستان ته نه پریږدی۔ میډم! مخکښې به زمونږ علاقو کښې رابطه نه وه ، نن په سعودی عرب کښې سړے مړ شی په ګهنټه کښې د هغه خاندان ته پته لګی چې ستا د کور سړے وفات شوے دے ، زما او ستا مړے هلته په سعودی عرب کښې یو یو میاشت هغه په مرده خانه کښې پروت وی او په دغه خاندان باندې یو میاشت دغه غم هلته روان وی۔ دا د پاکستان بې حسه حکمرانان ، دا حکمرانان چې د دوئ بچی په ایچی سن کښې سبق وائی ، لنډن سکول آف +*

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔
بزنس کښې سبق وائی په اکسفورډ یونیورسټئ کښې سبق وائی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمد علی، محمدعلی! * + ، محمدعلی * + به ترې نه دغه، * + لفظ چې دے Please remove that

جناب محمد علی: د هغوی په هغې باندې څه پرواه نشته، لهذا دا د دې ایوان، دا زمونږ د دې ورونړو او د اسمبلۍ ذمه واری جوړیږی چې مرکزی حکومت سترګې کهلاؤ کړی، وزیراعظم سترګې کهلاؤ کړی، وزارت خارجه سترګې کهلاؤ کړی، لاړ شی او د هغه حکومت په سترګو کښې سترګې ورکړی او د دې پاکستانی مزدور د هلته تپوس اوکړی، د هغه د رهائی د پاره کردار ادا کړی۔ ډیره مهربانی میډم۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you, yeah, thank you, Mehmood Jan and then Fakhr-e-Azam, Mehmood Jan.

جناب محمود جان: تهینک یو، میډم سپیکر۔ میډم سپیکر! زه میډم! زه خبره کومه جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا یہ * +والے الفاظ پلیز حذف کرلیں۔

جناب محمود جان: میډم، میډم! محمد علی چې کومه خبره اوکړه جی، زه نور تفصیل کښې نه ځمه خو دا دوئ چې کومې خبرې کولې، دا ټولې په حقیقت کښې دی جی خو دیکښې به زه صرف یو دوه درې څیزونه ایډ کړمه جی، دا یواځې سعودی عرب نه، دا زمونږ ټول عرب ملکونه چې کوم دی اسلامک ملکونه دی، مډل ایسټ دے، دغه ټولو ملکونو کښې زمونږ پاکستانیانو سره دغه سلوک کیږی جی، دا خبره ټهیک ده خو یو طریقه بله ده جی چې څو پورې دغه کسانو له مونږ مخکښې یو قرارداد هم پیش کړے وو په اسمبلۍ کښې جې، مونږ د ووټ حق نه وی ورکړې، چې مونږ د ووټ حق ورکړو نو مونږ د اسمبلۍ نه به دا خلق پاکستانیانو له به هغوی عزت ورکوی چې مونږ عزت ورله ورنکړو، هغوی به عزت نه ورکوی ورله، نو دغه شے هم په Implementation کښې راولئ چې دا پاکستانیان چې څومره بهر دی، چې کوم ملکونو کښې دی دوئ ته د ووټ حق هم ورکړے شی، ځکه چې ووټ ئے وی، مونږ ټول به ئے قدر کوؤ خو چې ووټ ئے نه

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

وی کنه نو یو پاکستانے هم د هغوی تپوس نه کوی جی۔ اصل حقیقت دا دے جی خو دوئ له د د ووټ حق هم ورکړې شی او نورې محمد علی خان چې کومې خبرې اوکړې، بالکل حقیقت ئے اووئیلو، هم دغه رنګې سلوک کیږی، تاسو به په فیس بک کتلی وی جی یو پاکستانې دے ایکسیډنټ ئے کړے دے، شل کاله اوشو په جیل کښې پروت دے، تاریخونه ئے نه راځی په فیس بک کښې دی جی دا ولې زمونږ سفارتکار د څه د پاره دی چې یو تپوس نشی کولې د خپل یو پاکستانی؟ نو دا ټولې خبرې مرکزی حکومت ته زه دا ریکویسټ کومه چې د دې خپلو پاکستانیانو تپوس اوکړی، که تپوس نشئ کولې نو دا حکومت پریږدئ بیا، بله۔۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فخر اعظم، فخراعظم! ګوره دا دوئ ماله مخکښې نه نومونه راکړی وو کنه، مخکښې نه دوئ راله نومونه راکړی وو، فخراعظم جی۔

<u>جناب محمود جان</u>: بله زما یو خبره ده جی، زما دا یوه خبره جی واورئ جی۔

<u>Mr. Fakhr-e-Azam Wazir</u>: Madam, first of all as a rule, Madam!----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: بنه بنه، اوکے د ده خبره خلاصه نه ده، Sorry, yeah, okay محمود خان۔

<u>جناب محمود جان</u>: ما په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوله جی, زه صرف دا تاسو ته نشاندهی کومه جی سپیکر صاحب د اسمبلئ په فلور باندې یو رولنګ ورکړے وو چې د ګنو کوم ریټ دے 180 روپئ مقرر شوے دے، کاشتکارانو ته به دا ملاویږی، د هغې 165 Implementation وو، اوس په 150 اخستلې کیږی۔ منسټر صاحب ناست دے، بیا تاسو ته توجو درکومه چې هغه ریټ نور هم راکم شو، زمیندارو کښې یو خفګان دے چې دا څنګه کیږی دې زمیندارو سره نو په دې باندې هم بیا تاسو ایکشن واخلئ جی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you Ji. Fakhr-e-Azam.

جناب فخراعظم وزیر: Madam, first of all خو رولز دا دی چې دا محمدعلی، دا خپل قرارداد پاس کړی یو ځل، بیا به خبره کوؤ، قرارداد خو پاس کړه کنه

(مداخلت) نه نه، زه ئے سپورټ کوم خو First of all۔

Madam Deputy Speaker: Ji, okay. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Thank you Fakher-e-Azam for correcting me.

جناب فخراعظم وزیر: میډم خبره داسې ده چې محمدعلی چې کومې خبرې اوکړې دا بالکل ټهیک دی، سعودی عرب ته مونږ هم مطلب دے حج ته ځو، عمرې ته ځو نو بالکل دا تکالیف شته چې هلته ئے دوئ د نوکریانو نه ویستل شروع کړی دی او دغې نه علاوه په جیلونو کښې هم پراته دی خو خاص طور دا خبره زه په ریکارډ باندې راولم چې دا کله نه محمد بن سلیمان راغلے دے، دا نوې ولی عهد، د دغې نه بره دا شے شروع شوے دے، هغه نه مخکښې دا شے نه وو، هغه نه مخکښې دا شے نه وو۔ اوس چې کله نه دا نوې ولی عهد راغلے نو پاکستانیانو باندې یو ظلم سټارټ شوے دے چې هغه په هر ځې کښې سټارټ دے، په جیلونو کښې دوئ پراته دی او د دغې نه علاوه د لاندې کلاس فور یا لیبر نوکریانو نه ئے اوباسی لګیا دی او کم از کم پاکستانیان بیس لاکھ مقیم دی، حالانکه پاکستانیان خو هغه خلق وو چې سعودیه باندې کله هم سختی راغلې ده یا تکالیف راغلی دی نو پاکستان د سعودی عرب امداد کړے دے نو زه ډیرې خبرې نه کوم خو زه دا وایم چې دوفاق ګورنمنټ ته دا پکار دی چې دوئ دا سفارتی ذرائع استعمال کړی او دا د سعودی عرب ته باور ورکړی چې یره د پاکستانی سړی سره ظلم مه کوه، زیاتے مه کوه او چې کوم کسان د نوکریانو نه ئے ویستلی دی، هغوی د واپس خپلو نوکریانو ته راشی نو زما دا خبرې وې او بل میډم! یو بل زما پوائنټ آف آرډر دے، هغه تاسو سره ما خبره کړې وه چې بنوں کښې تجاوزات سټارټ شوی دی، دا یو ښه خبره ده We appreciate this thing خو هلته په قصابانو ګیټ کښې یو زوړ جمات دے په بنوں کښې چې هغه د

بنوں تاریخی ورثه ده نو اوس دوئ هغه هم شهید کوی لګیا دی، حالانکه د هغې جمات سره نیزدې علاقه هم ډیره لویه ده، هغه هیڅ د شهید کولو ضرورت نشته او هلته چې کوم دوکانونه دی هغه د اوقاف دی نو First of all they will get permission from Auqaf نو میډم! دا زیاتے د نه کوی، د قصابانو ګیټ چې کوم دغه جمات دے دا په بنوں کښې یو تاریخی ورثه ده او دغې تقریباً ستر اسی سال کیږی نو ما۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Habibullah Sahib, Can you answer, Habibullah Sahib.

جناب فخر اعظم وزیر: نو زما ګورنمنټ ته دا اپیل دے چې دغه جمات د شهید کولو نه د ګریز اوکړی او زه رسپانس هم غواړم میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب اللہ صاحب!

جناب حبیب الرحمان (وزیر حج اوقاف ومذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا فخر اعظم چې کومه خبره اوچته کړه، یو پراپر کیس ته راوړه دا هرګز به داسې نه وی، پراپر کیس راوړه، زه به د هغې معلومات اوکړم ان شاء الله تعالیٰ ایډمنسټریټر اوقاف ته به کیس وړاندې کړمه او دودھ به دودھ شی او پانی به پانی شی ان شاء الله، څه مسئله به نه وی ان شاء الله۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Uzma Bibi, and then Nalotha Sahib, Uzma Bibi.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم! بہت دیر بعد آپ نے ٹائم دیا لیکن According to rule 123 کسی بھی ریزولیوشن پر پندرہ منٹ سے زیادہ ڈسکشن نہیں ہو سکتی، سوائے اگر منسٹر یا موؤر کرنا چاہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! یہ تمام ڈسکشن ایجنڈے کا حصہ نہیں تھی اسلئے میری قرارداد بھی ایجنڈے کا حصہ نہیں ہے، یہ ریزولیوشن لاء منسٹر، ایجوکیشن منسٹر کے ساتھ ڈسکس ہو چکی ہے وہ Agreed ہیں اور انہوں نے اپنی Consent دی ہے کہ میں ریزولیوشن جو ایجوکیشن کے حوالے سے ہے میں یہ Present کرلوں، میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry, we have discussed it عاطف صاحب کے ساتھ بھی ڈسکشن ہوئی ہے اور اس کا۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! Telephonically انہوں نے میرے سامنے لاء منسٹر صاحب سے بات کی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے، آج ہوئی ہے، سپیکر صاحب کی بھی ہوئی ہے، یو منټ د دې جواب خو ورکړم کنه۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم آپ مجھے پڑھنے دیں، آپ مجھے پڑھنے دیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ میں آپ سے ڈسکس کر لونگی، وہ Sub-judice ہے وہ عدالت میں ہے اور مجھ سے عاطف صاحب اور سپیکر صاحب دونوں کی آج بات ہوئی Not yesterday, today, I will tell you in the office جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا اسلئے میں بار بار آپ سے ریکویسٹ کر رہا تھا کہ ابھی نہیں ہے ہمارے منسٹر صاحب، شاہ فرمان صاحب چلے گئے ہیں تو انہوں نے جو ختم نبوت کے حوالے سے بات کی ہے، میں انہیں اس بات کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ سینٹ کے اندر ریکارڈ پہ موجود ہے کہ جب جے یو آئی کے سینیٹر حمید اللہ نے ختم نبوت کے حوالے سے جو لفظ چینج کیا گیا تھا اس کی نشاندہی کی اور ساتھ ہی ساتھ وہ امنڈمنٹ لائے تھے اور اسی امنڈمنٹ کو جب پیش کیا گیا چیئر مین سینیٹ کی طرف سے تو تحریک انصاف نے اس کی مخالفت کی تھی، مسلم لیگ (نون) اور جے یو آئی نے اس کی سپیکر صاحبہ! حمایت کی تھی (تالیاں) اور دوسری بات میں انہوں نے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب! آپ نے جواب دینا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: دوسری بات سپیکر صاحبہ! انہوں نے مولانا مفتی فضل غفور اور مولانا مفتی سید جانان سے فتویٰ دینے کی بات کی ہے تو میں بھی مولانا سید جانان اور مفتی فضل غفور صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ کسی بھی سیاسی جماعت۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سید جانان صاحب! آپ کو مخاطب ہو کے بات کر رہے ہیں وہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! کسی بھی سیاسی جماعت کا سربراہ اور اسکے جو پیروکار ہوتے ہیں، وہ ان کیلئے باپ کی حیثیت رکھتا ہے اور اگر وہ سربراہ اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ عائشہ گلالئی جیسا رویہ اختیار کرے تو میں مفتی سید جانان اور مفتی عبدالغفور صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں (تالیاں) کہ اس کہ بارے میں فتویٰ دیں کہ اس لیڈر کا کیا حق ہے، اس کے بارے میں یہ فتویٰ دیں کہ اس کے ساتھ اسلامی قوانین کے حوالے سے کیا رویہ اختیار کیا جائے؟ دوسری بات یہ ہے مولانا، مولانا صاحب۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Mushtaq Ghani Sahib, Mushtaq Ghani and then Bacha, Mushtaq Ghani. Thank you. Nalotha Sahib, thank you.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک بات کرتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس کی، مولانا صاحب کی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! وہ* + کا لفظ ہٹا دیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ ہٹا دیا ہے وہ ہٹا دیا۔ اوکے، مشتاق غنی صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! انہوں نے نصاب سے جہاد کو نکال دیا، ہم کچھ کہہ رہے ہیں تو یہ * + کا لفظ نہیں نکل سکتا۔

(تالیاں اور شور)

Madam Deputy Speaker: Muhammad Ali please, Muhammad Ali. Muhammad Ali. No cross talk Muhammad Ali. Muhammad Ali----

(Interruption)

Mr. Mushtaq Ahmad Khan (Minister for Higher Education): Madam Speaker, thank you.

Madam Deputy Speaker: Carry on, carry on.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، میڈم سپیکر، تھینک یو میڈم سپیکر۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو میڈم سپیکر۔ محمد علی، محمد علی خان! تھینک یو میڈم سپیکر! میں بات کر رہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اور نگزیب نلوٹھا صاحب میرے بھائی نے جو بات کی ہے، شاہ فرمان صاحب چلے گئے ہیں، انہوں نے بڑی واضح بات کی ہے کہ ختم نبوت کا جو قانون تھا، اسمبلی ممبران کو ایک سائیڈ پہ رکھ دیں، کوئی بھی مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ خدانخواسطہ نبی آخر زماں ﷺ کے ختم نبوت کیلئے جو پاس کردہ قانون ہے، اس کے خلاف کوئی بات کرے۔ میڈم سپیکر! اس قانون نے مرزائیوں کا As Muslimاقتدار میں آنے کا راستہ روکا ہوا تھا جو بڑے زمانے سے وہ کوشش کر رہے ہیں، چونکہ ہم ان کو مرزائی کہتے ہیں، قادیانی کہتے ہیں، وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اسی قانون کی وجہ سے وہ مسلم کی نشستوں پہ الیکشن نہیں لڑ سکتے، ان کیلئے اقلیت کی نشستوں پہ الیکشن لڑنے کا راستہ کھلا تھا لیکن چونکہ اس میں غیر مسلم لکھنا پڑتا ہے اور وہ حلف نامہ دینا پڑتا ہے کہ نبی آخر زماں ﷺ کے ختم نبوت پہ میں پورا یقین رکھتا ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں ان میں یہ جرات کیسے ہوئی کہ جو ایک قانون پاس شدہ تھا، اس میں انہوں نے ترمیم کی اور اس قانون کو اس شق سے ہٹا ہی دیا گیا جو Nomination papers کے اندر برسوں سے موجود تھی، یہ امریکہ کے کہنے پہ ہوا، یہ برطانیہ کے کہنے پہ ہوا، یہ مرزائیوں کے کہنے پہ ہوا، لیکن ہمارا یہ ایمان ہے اور اس پہ علماء کے فتوے موجود ہیں کہ جو بھی ختم نبوت کے بارے میں زیر زبر پیش کا بھی فرق کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گا۔ یہاں شاہ فرمان صاحب نے دو ہمارے پاس مفتی صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے یہ درخواست کی کیونکہ اس دن اس ایشو پہ بہت زیادہ بحث ہوئی اور پھر اس کا ایک جواب حکومت کی طرف سے جب ٹائم آیا تو یہاں بد نظمی کر دی گئی اپوزیشن کی طرف سے اور شاہ فرمان صاحب کو جواب نہیں دینے دیا گیا اسلئے انہوں نے آج Clarification کی اپنی اس بات کی، تو میڈم سپیکر! اصل ملزم وہ ہیں، اصل مجرم وہ ہیں جنہوں نے یہ قانون پاس کیا قومی اسمبلی سے اور پھر اس کے اوپر بڑی بڑی تاویلیں دیں اور پھر انہوں نے اس قانون کو واپس لیا۔ جہاں تک یہ کہتے ہیں کہ تحریک انصاف پہلے دن سے اس کی مخالف تھی کہ یہ چیز نہ کی جائے، ختم نبوت جیسے حساس مسئلے کو کسی صورت بھی نہ چھیڑا جائے لیکن نون لیگ کے سامنے جہاں امریکہ کھڑا ہو اور برطانیہ کھڑا ہو اور بڑے امیر کبیر مرزائی لابی کھڑی ہو جو حکومتوں کے اندر بھی کسی نہ کسی کونے میں بیٹھی ہوئی ہے، تو وہ ان کی بات سے پیچھے نہیں ہٹ سکے،

اسلئے انہوں نے اس قانون کو پاس کیا اور پاس کر کے آپ نے پھر دیکھا کہ پاکستان کے طول و عرض میں سارے مسلمان باہر نکل آئے، وہ صرف تحریک انصاف نہیں تھی، وہ کوئی بھی جماعت ہو سکتی ہے، وہ کوئی بھی دار العلوم ہو سکتا ہے، وہ فروہی اختلافات کے باوجود کہ کون دیوبندی ہے اور کون بریلوی ہے اور کون اہل حدیث ہے، سارے مسلمان جو کلمہ گو ہیں وہ سڑکوں پہ نکلے ہیں ان کو جھکنے پہ مجبور کیا گیا ہے، یہ جھکے اور تب اس قانون کی واپسی ہوئی اور تب قوم کو اطمینان کا سانس لینا پڑا اسلئے ان کو غیر ضروری باتیں اس ایوان میں نہیں کرنی چاہئیں، یہ اپنی خفت نہیں مٹا سکتے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: انہوں نے جو جرم کیا ہے وہ جرم آسمانوں پہ لکھ دیا گیا ہے میڈم! ان کا جرم نا قابل معافی ہے، علماء نے فتویٰ دے دیا ہے کہ نون لیگ کو ووٹ دینے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے، اسلئے انہوں نے ختم نبوت جیسا حساس معاملہ چھیڑا ہے۔

Madam Deputy Speaker: The session is adjourned till 03:00 pm 16th February 2018.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 16 فروری 2018ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)